۱۲
پتھر کا ہاتھ
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پراسرار سفر کی سنسنی خیز داستان

# پتھر کا ہاتھ

اے۔ حمید

قوس پبلی کیشنز
۱۳/بی، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ساڑھے سات روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر: مبارک انور۔ قوس پبلیکیشنز۔ لاہور
طابع: تاج دین پرنٹرز لاہور

پیارے دوستو!

ماریا سرکٹی شہزادی کی لاش کے تابوت کو اس کے باپ کے قبرستان میں پہنچا کر واپس عنبر اور ناگ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف روانہ ہوتی ہے کہ راستے میں اُسے نہر پر دو قاتل خنجر تیز کرتے ملتے ہیں — اُسے پتا چلتا ہے کہ وہ ایک عورت کو قتل کرنے جا رہے ہیں — ماریا اس عورت کو بچاتی ہے۔ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کی بیٹی قرطبہ کے پُرانے آسیبی محل کے کھنڈر میں گم ہو چکی ہے — اس کے پاس طلسمی پنجہ تھا، جس پر مُور بادشاہوں کے گم شدہ خزانے کا نقشہ ہے — ماریا وہ طلسمی پنجہ لے کر اس عورت کی بیٹی کی تلاش میں جاتی ہے کہ شاہی قبرستان کی چڑیل اُسے قید کر لیتی ہے — اُدھر عنبر ناگ کی کٹی ہوئی لاش کو ہمالیہ کے پہاڑوں میں مقدس تالاب میں رکھ دیتا ہے —

مندر کا پجاری اور جوگی اس کے خلاف سازش کرتے ہیں اور ناگ کی لاش والی صندوقچی تالاب سے نکال کر تہ خانے میں دفن کر دیتے ہیں — پانی سے باہر رہ کر ناگ کی لاش کے ٹکڑے آپس میں نہیں جڑ سکتے تھے —

اس سے آگے کیا ہوتا ہے؟ یہ آپ خود پڑھیں —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

## ترتیب

پتھر کا ہاتھ
کالا بچھو
قرطبہ کا قبرستان
لاش گم ہوگئی
ناگ کا بدلہ

# پتھر کا ہاتھ

جادوگر راہب مر چکا تھا ——

اس کے مرتے ہی شاہ بلوط کی کھوپڑی تابوت کے اندر چلی گئی —— تاریک تہہ خانے کے اندھیرے میں نظر آنے والی تینوں سرخ آنکھیں بھی غائب ہوگئیں اور تہہ خانے کے دروازے کے آگے ایک بھاری پتھر آن گرا، جس نے دروازے کے آگے ایک دوسرا دروازہ کھڑا کر دیا —— سیڑھیوں پر پڑا ہوا شاہ بلوط کا خزانہ اپنے آپ کھسکتا ہوا تہہ خانے کے فرش پر شاہ بلوط کے تابوت کے پاس آکر رک گیا۔ سفید سانپ بڑے سکون کے ساتھ یہ سارا منظر دیکھتا رہا ——

پھر وہ بڑے شاہانہ انداز میں سیڑھیوں پر سے رینگ کر جادوگر راہب کی لاش تک آیا —— لاش زہر کی وجہ سے سیاہ پڑ چکی تھی اور پھول رہی تھی —— سفید سانپ نے لاش کے گرد تین چکر لگائے —— لاش کے ماتھے پر ایک بار پھر ڈسا اور تہہ خانے کے ایک خفیہ سوراخ میں سے گزر کر باہر نکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



آیا —

ماریا شہزادی کی سرکٹی لاش والے تابوت کے اندر لیٹی تھی — چاند گرجا گھر کے مشرق میں، پہاڑی والے زیتون کے درختوں کے جھنڈ میں اوپر کو اُٹھ آیا تھا اور اس کی پاکیزہ زرد چاندنی میں گرجا گھر کے ویران پتھر اور اجاڑ راستے بڑے پُر اسرار نظر آ رہے تھے —

سفید سانپ گرجا گھر کے کھنڈر سے نکل کر شہزادی کے تابوت کے پاس آ کر رُک گیا — اُس نے تابوت کے تین چکر لگائے اور تابوت کا ڈھکنا اپنے آپ کھل گیا —

ماریا شہزادی جولیانہ کی لاش کے ساتھ لیٹی تھی — شہزادی کا کٹا ہوا سر اس کی گردن کے ساتھ جڑ گیا تھا — پھر ماریا نے آنکھیں کھول دیں اور تابوت سے باہر آ کر سفید سانپ سے ماریا نے پوچھا۔ سفید سانپ نے اُسے عنبر اور جادوگر کی دوستی کی خبر، ثاقب اور ناگ کے بارے میں بتایا کہ ناگوں کی دنیا میں اس خبر پر بڑا افسوس کیا گیا ہے کہ ناگ کے جسم کے دو ٹکڑے ہو چکے ہیں اور عنبر اسے لے کر کوہ ہمالیہ سے ناگ سمندر کی طرف گیا ہے۔ تاکہ اسے ناگوں کے تالاب میں ڈال کر پھر سے زندہ کیا جا سکے — ماریا کے سر کے سنہری بال کٹے ہوئے تھے۔ اُسے سفید سانپ نے دوا اُس وقت کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے سفید



سانپ کا شکریہ ادا کیا اور کہا :

"کیا میرے سنہرے بال پھر سے اُگیں گے کہ نہیں ؟"

سفید سانپ بولا :

"تمہارے سر کے بال پھر سے اُگ آئیں گے"

پھر ماریا نے کہا کہ کیا وہ اُسے کوہ ہمالیہ کے پہاڑوں میں عنبر کے پاس پہنچا سکتا ہے ؟

سفید سانپ کہنے لگا :

"یہ کام میں نہیں کر سکتا — کوہ ہمالیہ یہاں سے ہزاروں میل دُور سمندر پار ہے — میں نے تمہیں ناگ کا پتا بتا دیا ہے — اس سے زیادہ میں اگر چاہوں بھی تو تمہاری مدد نہیں کر سکتا —"

پھر سفید سانپ نے ماریا کو سلام کیا اور غائب ہو گیا — سپین کے شہر غرناطہ کی بلند پہاڑی والے اس اجاڑ گرجا گھر کے صحن میں ماریا اکیلی رہ گئی — اس کے اردگرد چاندنی پھیلی ہوئی تھی، مگر سناٹا اس قدر گہرا تھا کہ ماریا کو اپنے سانس لینے کی بھی آواز آ رہی تھی — اب اس نے عجیب بات دیکھی — کیا دیکھتی ہے کہ شہزادی جولیانہ کی لاش جس تابوت میں تھی وہ اپنے آپ زمین سے بلند ہو کر گرجا گھر کی طرف چلا اور پھر اس کے دروازے میں سے گزر کر غائب ہو گیا۔ شہزادی جولیانہ کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لاش واپس تہہ خانے میں اپنے باپ کی لاش کے تابوت کے پاس جا لیٹی تھی —

ماریا کچھ دیر گرجے کے صحن میں زیتون اور کھجور کے درختوں کے پاس کھڑی سوچتی رہی کہ وہ کس طرح کوہ ہمالیہ کی طرف واپسی کا سفر اختیار کرے — اس نے محسوس کیا کہ سر کے بال اُتر جانے سے اُس کے اندر کچھ کمزوری سی آ گئی تھی اور وہ پہلے جو تھوڑا بہت اُڑ لیتی تھی، اب وہ ایسا بھی نہیں کر سکتی تھی — وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگی — اترائی سہانی بنی تھی — ماریا کے پاس دوسری تمام طاقتیں موجود تھیں — وہ بھوک اور پیاس سے بے نیاز تھی اور اُسے تھکان بھی نہیں ہوتی تھی — چلنے میں وہ بہت تیز ہو گئی تھی اور ایسے چلتی تھی جیسے ہرن چوکڑیاں بھر رہا ہو —

ماریا بڑی تیزی کے ساتھ پہاڑی سے اُتر کر نیچے میدان میں آگئی — ایک طرف چاندنی رات میں دریا بہہ رہا تھا — دریا کے پار دوسری جانب دُور ماریا کو غرناطہ کی بستی کے مکان نیند میں اونگھتے دکھائی دیتے تھے — وہ غرناطہ کی بستی کی طرف چل پڑی — اس خیال سے کہ وہاں سے کسی قافلے کے ساتھ شامل ہو کر کسی بندرگاہ تک پہنچ جائے اور پھر وہاں سے کسی سمندری جہاز میں بیٹھ کر ملک ہندوستان کا رُخ کرے کہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں عنبر سے



جا کر مل سکے —

غرناطہ کی بستی پہاڑیوں کے درمیان ایک میدان میں تھی جو بالکل ایک پیالے کی طرح تھا۔ ایک طرف پہاڑی پر الحمرا کے محلات تھے، جن کی پرانی فصیل کے اوپر سے کھجور زیتون اور سنگتروں کے درخت چاندنی رات میں نیچے کی طرف جھانک رہے تھے — یہ وہ باغات اور محل تھے جو مسلمان بادشاہوں نے بنوائے تھے اور جہاں مسلمان مُور شہنشاہوں نے سات سو سال تک حکومت کی تھی — ماریا کو الحمرا کے باغ اور محل دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ مگر اس وقت وہ بستی میں جا کر سب سے پہلے یہ پتا کرنا چاہتی تھی کہ کاروان سرائے کہاں پر ہے اور کسی قریبی بندرگاہ کو قافلہ کب روانہ ہونے والا ہے —

وہ دریا کے ساتھ ساتھ جا رہی تھی کہ اُس نے ایک گھوڑا گاڑی کو دیکھا کہ جو ایک پہاڑی راستے سے اُتر کر دریا کے کنارے آ کر رُک گئی — اس سے تھوڑے فاصلے پر دریا پر بنا ہوا پرانا مسلمان بادشاہوں کا بنایا ہوا اینٹوں کا پُل تھا۔ ماریا کو اس پُل پر سے گزر کر دریا پار کرنا تھا اور دوسرے کنارے غرناطہ کی بستی میں جانا تھا —

گھوڑا گاڑی کو دو گھوڑے کھینچ رہے تھے۔ گاڑی دریا کنارے رُکی تو اس کے اندر سے دو آدمی باہر نکلے اور دریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کنارے بیٹھ کر جھک گئے — ماریا نے قریب جا کر دیکھا کہ دونوں آدمی طاقت ور تھے — ان کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور سرخ آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی — دونوں دریا کے پاس بیٹھے پتھر پر رگڑ رگڑ کر اپنے چھرے تیز کر رہے تھے — وہ چمڑے کے پرانی طرز کے لباس میں تھے اور ان کے سروں پر سرخ اور نیلے رنگ کے رومال بندھے تھے —

ماریا نے سوچا کہ ان کی بند گاڑی میں بیٹھ کر دریا پار کرنا چاہیے — یہ سوچ کر وہ بند گاڑی کے اندر جا کر بیٹھ گئی — کوچوان کوئی بوڑھا آدمی تھا جو اوپر والی سیٹ پر بیٹھا اونگھ رہا تھا — چھرے تیز کرنے کے بعد دونوں ہسپانوی بھی اندر آ کر بیٹھ گئے — وہ نہ تو ماریا کو دیکھ سکتے اور نہ ہی اسے چھو کر محسوس کر سکتے تھے — ماریا کونے والی سیٹ میں بیٹھی تھی — اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ دونوں ہسپانوی کسی بے گناہ عورت کو قتل کرنے جا رہے ہیں — یہ راز تو اس وقت کھلا، جب انھوں نے آپس میں باتیں شروع کیں — گھوڑا گاڑی دریا کے پُل پر سے گزر کر دوسرے کنارے پر پہنچی تو دونوں ہسپانوی قاتلوں نے اپنے چھروں کو ایک بار نکال کر ان کی تیز دھار دیکھی اور پھر اپنے چمڑے کے لبادوں کے اندر چھپا لیا — ایک بولا :



" اگر ہمیں پتھر کا ہاتھ مل گیا تو سمجھ لو کہ الحمرا کا خزانہ ہمارے ہاتھ لگ گیا — مسلمان بادشاہوں کی سات پشتوں کی دولت ہمارے قدموں میں ہوگی ۔"

" پھر ہم دنیا کے سب سے امیر آدمی ہوں گے ۔"

" ہم غرناطہ میں اپنا ایک شاندار محل بنوائیں گے ۔"

دونوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے — پھر ایک بولا :

" یہ پتھر کا ہاتھ اس عورت نے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ سُنا ہے اس کی چھوٹی بیٹی کو یہ ہاتھ الحمرا کے ایک محل سے ملا تھا اور جس کے پاس یہ ہاتھ ہوگا، وہ اپنے آپ خزانے تک پہنچ جائے گا —"

" پھر وہ عورت خزانہ کیوں نہیں لاتی ؟"

" کہتے ہیں، وہ ہر مہینے محل میں جاتی ہے اور پتھر کا ہاتھ اُسے ساتھ لے کر خزانے تک جاتا ہے۔ عورت تھوڑے سے جواہرات لے کر آ جاتی ہے اور انھیں بیچ کر گزارا کرتی ہے ۔"

" وہ ایک دم سے ساری دولت کیوں نہیں اٹھا لاتی ؟"

" سُنا ہے، عورت کا سوائے اس کی بیٹی کے دنیا میں اور کوئی نہیں اور اس کی بیٹی پتھر کا ہاتھ مل جانے کے بعد ایسی غائب ہوئی ہے کہ آج تک اس کا سراغ نہیں مل سکا ۔"

" جہنم میں جائے اس کی بیٹی — ہمیں تو خزانہ چاہیے۔ چلو،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہلاک کر اس عورت کا کام تمام کرتے ہیں اور پتھر کا طلسمی ہاتھ اس سے چھین کر خزانہ سمیٹتے ہیں۔"

دونوں ایک بار پھر قہقہے لگا کر ہنس پڑے — ماریا ان کی باتیں سُن کر حیران رہ گئی کہ یہ کم بخت ایک عورت کو ہلاک کرکے کسی خزانے پر قبضہ کرنے جارہے ہیں — اسے اس لڑکی سے بھی بڑی ہمدردی ہوگئی، جو پتھر کا ہاتھ مل جانے کے بعد الحمرا کے پُرانے محل میں گم ہوگئی تھی — اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ سب سے پہلے اس عورت کو ان قاتلوں سے بچائے گی، جس کو یہ لوگ قتل کرنے جارہے ہیں —

گھوڑا گاڑی دریا کے دوسری طرف جاکر ایک پکی سڑک پر غرناطہ کی طرف اُڑی جا رہی تھی — رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی اور چاند اب آسمان کے درمیان آکر چمک رہا تھا — ماریا نے کھڑکی میں سے سر باہر نکال کر دیکھا — غرناطہ کی بستی کے مکان سامنے دکھائی دے رہے تھے — اس نے سوچا کہ اسے بھی وہیں چل کر اُترنا چاہیے، جہاں یہ گاڑی جا کر رُکتی ہے۔ گھوڑا گاڑی بستی سے باہر ایک جگہ رُک گئی۔

دونوں ہسپانوی اندر سے باہر نکل آئے — انہوں نے چند سکے گھوڑا گاڑی والے کو دیے اور بستی کی طرف چل دیے — ماریا اُن کے پیچھے پیچھے تھی — بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ہی تھوڑے سے فاصلے



پر چل رہی تھی — غرناطہ کے لوگ اپنے اپنے مکانوں میں سو رہے تھے — مکانوں کے دروازے بند تھے — دیواروں پر چڑھی ہوئی بیلیں اور گیلریوں میں ٹنگے گملوں کے سرخ و سفید پھول بھی سو رہے تھے — غرناطہ کی گلیاں پتھر کی بنی ہوئی تھیں اور اُونچی نیچی تھیں —

گلیوں میں سے گزرتے گزرتے آخر وہ ہسپانوی ایک پُرانے سے حویلی نما مکان کے آگے جا کر رُک گئے — ماریا بھی رُک گئی — گلی سنسان تھی — جہاں گلی بائیں طرف مُڑتی تھی، وہاں کونے پر ایک تیل کا لیمپ جل رہا تھا جس کی روشنی صرف وہیں تک تھی — ایک کتا بھاگتا ہوا اُن کی طرف آیا اور بھونکنے لگا — پھر شاید اُسے ماریا کی موجودگی کا احساس ہوا اور اُس پر کپکپی چھا گئی — وہ لرزنے لگا اور ڈر کر دُم سمیٹ کر ایسا بھاگا کہ پیچھے بھی نہ مُڑ کر دیکھا۔

ہسپانوی قاتلوں میں سے ایک تو دروازے کے ساتھ لگ کر اندھیرے میں چھپ گیا اور دوسرے نے مکان کی دیوار پر کمند پھینکی اور اُوپر چڑھنے لگا — چھت پر جا کر دوسرا اندھیرے سے نکلا اور وہ بھی چھت پر چڑھ گیا۔ انہوں نے شاید واپس جانے کے خیال سے کمند کی رسی وہیں لٹکتی رہنے دی — اس رسی کی مدد سے ماریا بھی اوپر چڑھ گئی — چھت پر ایک چوکور چھوٹا سا بُرج تھا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



قسم کے برج غرناطہ کے اکثر مکانوں کی چھتوں پر بنے ہوتے تھے۔۔۔
جن کے اندر سے سیڑھیاں نیچے مکان میں جاتی تھیں۔
برج کا دروازہ بند تھا۔ قاتل ہسپانوی دروازہ اس طرح توڑنا چاہتے تھے کہ شور سُن کر محلے کے لوگ نہ جاگ جائیں۔ انہوں نے کندھے دروازے کے پٹ سے جوڑ کر آہستہ آہستہ اُسے اندر کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔

دروازہ اندر سے زنجیر کے ساتھ بند کیا گیا تھا۔ زور لگانے سے زنجیر اُکھڑ گئی اور دروازہ کھل گیا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے سیڑھیاں اُتر گئے۔ ماریا ان کے ساتھ ساتھ تھی۔ صحن میں ایک گول چھوٹا سا حوض بنا تھا، جس میں فوارہ لگا تھا۔ فوارے میں سے پانی نہیں گر رہا تھا۔ صحن کے ارد گرد تین چار کوٹھڑیاں تھیں۔ کوٹھڑیوں کے آگے برآمدہ تھا، جس کی چھت اونچی تھی اور لمبے سفید ستون تھے۔

ہسپانوی ایک کوٹھڑی کی طرف بڑھے۔ ماریا ان سے پہلے اُس کوٹھڑی کے اندر جا چکی تھی۔ وہ اندر جا کر کیا دیکھتی ہے کہ ایک بڑے بارُعب چہرے والی سرخ و سفید مدبر عورت کونے میں دُکھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مورتی کے آگے ہاتھ جوڑے بیٹھی ہے اس کی آنکھیں بند ہیں اور ہونٹوں میں سے یہ لفظ نکل رہے ہیں۔
"پاک یسوع مسیح، میری بیٹی سینچیکا کو مجھ سے ملا دے۔ میں اس



کے بغیر روتے روتے مر جاؤں گی۔"
اور پھر وہ آہستہ آہستہ سسکیاں بھرنے لگی۔ ماریا کو اس کی حالت پر بڑا ترس آیا۔ یہی وہ ہسپانوی خاتون تھی، جس کی بیٹی [illegible] کا ہاتھ [illegible] جانے کے بعد غائب ہو گئی تھی۔ وہ بڑے سکون اور [illegible] کے ساتھ عبادت کر رہی تھی۔ رو رو کر اپنی کھوئی ہوئی بچی کے حق میں دُعا مانگ رہی تھی اور دو قاتل اس کا خون کرنے اُس کی کوٹھڑی کے باہر کھڑے بند دروازے کو زور لگا کر اندر کی طرف دھکیل رہے تھے۔ دروازہ اندر سے لوہے کے بھاری راڈ سے بند کیا گیا تھا۔

ماریا کو ایک ترکیب سُوجھی۔ اس نے جھک کر عورت کے کان میں آہستہ سے کہا:
"تمہاری بچی ضرور مل جائے گی، گھبراؤ نہیں۔ میں آسمانی روح ہوں۔ اس وقت تم دوسری کوٹھڑی میں چلی جاؤ۔"
اگر وہ عورت عبادت نہ کر رہی ہوتی تو شاید ماریا کی آواز سُن کر غش کھا کر گر پڑتی۔ لیکن چونکہ وہ عبادت کر رہی تھی، اس لیے اُسے ماریا کی آواز پر زیادہ گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ یہی سمجھی کہ اس کی دُعا قبول ہو گئی ہے اور آسمان کی نیک روح اس سے باتیں کرنے لگی ہے۔ پھر بھی اس کے ماتھے پر وحشت سے ایک بار پسینہ ضرور آ گیا تھا۔ وہ جلدی سے اُٹھ کر پچھلی کوٹھڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں چلی گئی — اور دروازہ بند کر دیا۔

اس کے جاتے ہی ماریا نے کیا کیا کہ اس عورت کے پلنگ پر تکیے لگا کر اوپر اس طریقے سے کمبل ڈال دیا کہ معلوم ہوتا تھا، کوئی گہری نیند سو رہا ہے۔

اس دوران میں ہسپانوی قاتلوں نے دروازہ کھول دیا تھا۔ ماریا کوٹھڑی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مُورتی کے پاس کھڑی تھی اور قاتلوں کو دیکھ رہی تھی — انھوں نے اندر آتے ہی پلنگ کی طرف دیکھا اور دونوں نے خنجر نکال لیے — پھر وہ دبے پاؤں چل کر پلنگ کے قریب آ گئے — ایک نے خنجر تان کر کمبل اوپر اٹھا دیا —

نیچے صرف سرہانہ پڑا تھا — وہ چونک کر بولا:

"عورت کہاں بھاگ گئی؟"

"معلوم ہوتا ہے، ہماری سازش کا اُسے پتا چل گیا ہے۔"

"نہیں، اس کوٹھڑی میں جا کر دیکھو۔"

کوٹھڑی کے اندر بیٹھی عورت نے جب باہر دو آدمیوں کی آوازیں سُنیں تو دروازہ کھول کر پوچھنے لگی —

"کون ہو تم؟"

ماریا نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار لیا — اس عورت نے اس کی ساری سکیم خراب کر دی تھی — وہ ان قاتلوں کو ایک خاص



طریقے سے قابو کرنا چاہتی تھی، لیکن اب سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا تھا کہ عورت کو ان خونیوں کے پنجوں سے بچایا جائے۔ — جوں ہی ان لوگوں نے عورت کو کوٹھڑی کے دروازے پر دیکھا، ان کی خوشی سے باچھیں کھل گئیں — لپک کر ایک ہسپانوی نے اس کی گردن پر چھُرا رکھ دیا اور بولا:

"پتھر کا ہاتھ ہمارے حوالے کر دو — اور یہ بتاؤ کہ الحمرا کے مسلمان بادشاہوں کا خزانہ کہاں دفن ہے؟"

عورت بے چاری تو خوف سے بوکھلا کر رہ گئی کہ ابھی تو آسمان کی نیک روح اس سے باتیں کر رہی تھی اور اب دو ڈاکو اس کے سامنے کھڑے اُسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے رہے ہیں — پھر بھی اس نے ہمت سے جواب دیا:

"پتھر کا ہاتھ تم بے شک مجھ سے لے لو، مگر الحمرا کے خزانے کا مجھے علم نہیں ہے — میں تو خود اپنی گم شدہ بچی کے غم میں پریشان بیٹھی ہوں — مجھے کسی خزانے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟"

"تم بکتی ہو۔"

ایک ہسپانوی نے عورت کو زور سے لات مارتے ہوئے کہا۔ بے چاری چیخ مار کر گر پڑی — ماریا سے یہ ظلم دیکھ کر صبر نہ ہو سکا — عورت نے پکار کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"اے آسمانی روح، میری مدد کر— میں بے گناہ ہوں۔"
ہسپانوی نے عورت کو زمین پر گرا لیا اور اس کی شہ رگ پر خنجر رکھ کر غرایا:

"بتا خزانہ کہاں دفن ہے؟ نہیں تو ابھی تجھے ذبح کیے دیتا ہوں۔"

دوسرا ہسپانوی بھی خنجر تان کر عورت کے سرہانے کھڑا ہوگیا۔ عورت پر موت کا خوف چھا گیا، کیونکہ وہ تو خود الحمرا کے خزانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی— اُسے یقین تھا کہ اب یہ لوگ اُسے ضرور مار ڈالیں گے— اس نے ایک بار پھر "آسمانی روح" کو آواز دی— اس پر جو ہسپانوی خنجر تانے کھڑا تھا، قہقہہ لگا کر بولا:

"یہاں کوئی آسمانی روح تمہاری مدد کو نہیں آئے گی— سیدھی طرح سے بتا، خزانہ کس جگہ دفن ہے— نہیں تو......"

یہ لفظ اس کی زبان پر ہی رہ گیا، کیونکہ ماریا نے اس کے قریب جاکر دونوں ہاتھوں سے اس کی شہ رگ دبا دی— ہسپانوی کی آنکھیں باہر نکل آئیں— وہ اپنے گلے پر سے ماریا کے وہ ہاتھ کھینچنے لگا جو اُسے دکھائی بھی نہیں دے رہے تھے اور اس کے اپنے ہاتھوں کو محسوس بھی نہیں ہو رہے تھے— دیکھنے پر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنا گلا آپ دبا کر چیخ رہا ہے۔



دوسرے ہسپانوی نے جلدی سے اُسے سنبھالا اور اس کا ہاتھ پیچھے کھینچ کر کہا:

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو— کیا تم خودکشی کرنا چاہتے ہو؟"
اس کے ساتھی نے خرخر کی آواز میں کہا:

"کوئی— مری گردن— گردن— دبا رہا ہے۔"

اور آواز خرخرا کر اس کے گلے میں ہی رہ گئی اور وہ چکرا کر زمین پر گر پڑا— اس کے منہ سے جھاگ بہنے لگی۔ اور آنکھیں اُبل کر باہر آگئیں— اُس کا جسم ایک بار اُوپر کو اُچھل کر زور سے تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہوگیا— عورت نے پکار کر کہا:

"آسمانی روح، تمہارا شکریہ۔"

دوسرا ہسپانوی پہلے تو گھبرایا کہ کہیں سچ مچ وہاں کوئی آسمانی روح تو نہیں آگئی— کہ جس نے اس کے ساتھی کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا ہے، لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا اور سوچا کہ اس کے ساتھی پر ضرور کسی بیماری نے حملہ کر دیا تھا۔ آسمانی روحیں بھی بھلا کبھی زمین پر انسانوں کی مدد کو آئی ہیں— اپنے دوست کی موت نے اُسے اور زیادہ خونخوار بنا دیا۔ وہ چھرا لے کر عورت کی طرف تیزی سے بڑھا کہ اسے ایک ہی وار میں ختم کرکے رکھ دے، اچانک جیسے راستے میں اُس کی ٹانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کسی سخت چیز سے ٹکرائی اور وہ منہ کے بل فرش پر جا گرا — وہ اُٹھ رہا تھا کہ ماریا نے اس کے ہاتھ سے گرا ہوا چھُرا پکڑ لیا۔ چھُرا ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو چکا تھا —

مورتی کے آگے موم بتی جل رہی تھی — یہ سارا ڈرامہ اس کی دھیمی روشنی میں کھیلا جا رہا تھا — ہسپانوی نے جب اپنا چھُرا گم ہوتے دیکھا تو پھر وہ کچھ گھبرایا کہ کہیں سچ مچ کوئی آسمانی روح نہ آ گئی ہو — وہ اُٹھ کر باہر بھاگنے لگا تھا کہ ماریا نے ایک بار پھر اس کے آگے پائی پھینک دی، جس سے ٹکرا کر وہ گر پڑا —

اب ماریا نے اس کے گلے پر بھی اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں رکھ دیں اور انہیں آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا۔ ہسپانوی اُچھل کر دُور جا گرا — ماریا ہوا کی لہر کی طرح اس کے ساتھ ٹکرائی، جس طرح سے ہوا میں روئی کا گالا اُڑ کر اِدھر سے اُدھر جاتا ہے — اس ہسپانوی کا بھی اپنے ساتھی جیسا ہی حشر ہوا اور وہ جب فرش پر بے جان ہو کر گرا تو اُس کی آنکھیں باہر کو اُبلی ہوئی تھیں اور منہ سے نیلی جھاگ بہہ رہی تھی —

عورت مورتی کے پاس ہاتھ باندھے بیٹھی خدا کا شکر ادا کرنے لگی — پھر اُس نے بلند آواز میں کہا :

" اے آسمانی روح، میں تمہارا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی



ہوں — اے خداوند، تیرا شکریہ کہ تو نے ایک آسمانی روح کو میری مدد کے لیے بھیجا — اب مجھے میری بچی سنچیکا سے بھی ملا دے —

اتنا کہہ کر عورت پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگی — ماریا نے اس کے قریب جا کر کہا :

" نیک دل عورت، خدا کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے۔ اگر خدا نے چاہا تو تمہاری بچی تمہیں، دیکھ نا ایک دن ضرور مل جائے گی — "

عورت نے اس طرف دیکھا جس طرف سے ماریا کی آواز آئی تھی، بولی :

" یہ آواز تو آسمانی روح کی نہیں ہو سکتی — یہ تو کسی لڑکی کی آواز ہے "

ماریا نے کہا :

" تم جو چاہو سمجھو — میں دراصل میں تمہاری مدد کرنے یہاں آئی ہوں۔ اس وقت تم سو جاؤ — میں ان لاشوں کو باہر لے جا کر ٹھکانے لگاتی ہوں — صبح تم سے باتیں کروں گی — "

عورت نے کہا :

" مجھے نیند نہیں آ رہی — خوف سے میری نیند اُڑ گئی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ماریا کو بڑا غصہ آیا کہ یہ عورت اُسے بدروح سمجھ رہی تھی — مگر اس زمانے میں کسی مُردے کی رُوح اگر گھر واپس آ جائے تو اسے بدروح ہی کہتے تھے — خواہ وہ روح کتنی ہی نیک کیوں نہ ہو —

ماریا نے کہا:

"میں بدرُوح نہیں ہوں، بلکہ تم یوں سمجھو کہ میں تمہاری دوست ہوں اور تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں — بس اس سے زیادہ جاننے کی تمہیں ضرورت بھی نہیں ہے — اب تم سو جاؤ —"

عورت خاموشی سے اپنے پلنگ پر جا کر لیٹ گئی — ماریا دونوں لاشوں کو باری باری گھسیٹ کر باہر برآمدے میں لے گئی — پھر اس نے ان دونوں کو اپنے ایک ایک ہاتھ پر اٹھایا اور زمین سے اُچھل کر مکان کی چھت پر آ گئی۔ مکان کے دوسری طرف پہاڑی کی گہری گھاٹی تھی — اس نے دونوں لاشوں کو اس گھاٹی میں پھینک دیا جو بہت نیچے جا کر رات کے اندھیرے میں خدا جانے کہاں غائب ہو گئیں کہ ان کے گرنے کی آواز بھی سنائی نہ دی — چاند اب مشرق کی طرف جھک گیا تھا اور دن نکلنے والا تھا — صبح کی پہلی روشنی نے ابھی سے گرجا کے میناروں اور باغ کے درختوں پر دکھائی دینا



شروع ہو گئی تھی — ماریا چھت سے اُتر کر مکان کے صحن میں آئی تو اُسے کوٹھڑی میں سے ہسپانوی خاتون کے سسکیاں بھرنے کی آوازیں سنائی دیں — وہ کوٹھڑی کے اندر گئی تو عورت یسوع مسیح کے مجسمے کے سامنے سر جھکائے رو رہی تھی —

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# کالا بچھو

ماریا نے کہا:

" اس طرح رونے سے کیا ہوگا خاتون، مجھے بتاؤ تمہاری بچی کہاں کھو گئی تھی — میں تمہاری مدد کروں گی "

ہسپانوی خاتون آنسو پونچھتے ہوئے پلنگ پر آکر بیٹھ گئی.

اور بولی:

"اے آسمانی رُوح، اگر تُو میرے پاس ہی بیٹھی ہے تو سُن، میری پیاری بیٹی کا نام سنچیکا ہے — اس کی عمر دس سال کی تھی — وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ شام کو پُرانے قلعے کے کھنڈر میں کھیلنے جایا کرتی تھی — ایک روز گھر واپس آئی تو اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پتھر کا انسانی ہاتھ تھا جو سیاہ رنگ کا تھا — اس نے بتایا کہ یہ پتھر کا ہاتھ اُسے قلعے کے کھنڈر میں ملا ہے — میں اس ہاتھ کو دیکھ کر ڈر گئی کہ کہیں کوئی جادو کا تعویذ نہ ہو — میں نے بیٹی سے وہ پتھر کا ہاتھ لے کر رکھ لیا — دوسرے روز میں نے وہ ہاتھ بستی کے



ایک بزرگ کو دکھایا تو اُس نے کہا کہ الحمرا پر مسلمان بادشاہوں نے سیکڑوں برس تک حکومت کی تھی — اُن کے پاس بڑے بڑے نجومی ہوا کرتے تھے، جو پتھر کے بُتوں پر آسمانی طلسم بنایا کرتے تھے — یہ بھی کوئی طلسم ہے — مگر ایسا لگتا ہے کہ یہ نیک شگون والا طلسم ہے — اسے اپنے پاس رکھ لیں — کیونکہ میں نے سُنا ہے کہ اس قسم کے طلسم اکثر مسلمان بادشاہوں کے چھپے ہوئے خزانوں کی طرف لے جاتے ہیں — میں نے وہ پتھر کا ہاتھ اپنے پاس رکھ لیا — دو تین دنوں کے بعد ساری بستی میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ میرے پاس بادشاہوں کے خزانے کا طلسم آگیا ہے — لوگ آکر مجھ سے پوچھتے — میں نے کسی سے پتھر کے ہاتھ کا ذکر نہ کیا — سوچا، شاید مسلمان بادشاہوں کا خزانہ مجھے مل جائے اور میں بیٹی کے ساتھ باقی زندگی آرام سے بسر کر سکوں — ایک ہفتے بعد طلسم نے اپنا منحوس اثر دکھا دیا —

میری بیٹی سنچیکا شام کو قلعے میں کھیلنے گئی تو پھر واپس نہ آئی — اس کے سر کا رومال اور جوتا ایک جگہ پڑا تھا اور وہ غائب تھی — اس کی سہیلیوں نے بتایا کہ وہ لکن میٹی کھیلتے ہوئے ایک بُرج میں جا کر چھُپ گئی تھی — جب اُس کی سہیلیاں وہاں گئیں تو وہ غائب تھی اور پتھروں پر صرف اس کا سرخ رومال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اور نیلے سینڈل پڑے تھے۔"

اتنا کہہ کر ہسپانوی خاتون نے پھر سے رونا شروع کر دیا۔

ماریا نے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا:

"پھر کیا ہوا؟"

خاتون بولی:

"پھر کیا ہونا تھا، اے نیک دل روح، اس بات کو آج چھ مہینے ہوگئے ہیں — میری سنچیکا پھر مجھے نہیں مل سکی — خدا جانے وہ کہاں ہوگی — کس حال میں ہوگی؟"

ماریا نے کہا:

"کیا تم مجھے وہ پتھر کا ہاتھ دکھا سکتی ہو؟"

ہسپانوی خاتون نے ڈرتے ہوئے کہا:

"سنچیکا کے گم ہو جانے کے بعد مجھے اس منحوس پتھر سے خوف آنے لگا تھا — میں نے اُسے محلے کے اندھے کنوئیں میں پھینک دیا۔"

"کیا تم مجھے وہ کنواں دکھا سکتی ہو؟"

"ہماری گلی جہاں جاکر ختم ہوتی ہے، وہاں انگوروں کا باغ ہے — یہ کنواں اس باغ کے اندر ہے۔"

ماریا کہنے لگی:

"تم فکر نہ کرو — میں کنوئیں میں سے پتھر کا ہاتھ لے کر



ابھی آتی ہوں — پھر میں تمہاری بچی کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کروں گی۔"

ہسپانوی خاتون نے کہا:

"تم تو آسمانی روح ہو — کیا تم بھی نہیں بتا سکتیں کہ میری بیٹی کہاں پر ہے؟ روحوں کو تو سب باتوں کا علم ہوتا ہے۔"

ماریا کو ہنسی آگئی — اس بے چاری خاتون کو کیا معلوم کہ وہ روح نہیں، بلکہ انسان ہے — اُس جیسی ایک عورت ہے —

"ایسا ہوتا ہے کہ بعض باتوں کی آسمانی روحوں کو بھی خبر نہیں ہوتی؛ بہرحال میں پتھر کا ہاتھ ڈھونڈ لاؤں — ہوسکتا ہے اس ہاتھ کے طلسم سے تمہاری بیٹی تلاش کرنے میں کوئی مدد مل سکے —"

ماریا ہسپانوی خاتون کے مکان سے نکل کر گلی کے موڑ پر آگئی —

اس وقت تک دن کی روشنی پھیل چکی تھی — بستی میں لوگ بیدار ہوگئے تھے — مکانوں سے کہیں چکی میں آٹا پیسنے کی آواز آرہی تھی اور کہیں بچے جاگنے کے بعد شور مچا رہے تھے۔ کسان گھروں سے نکل کر کھیتوں اور باغوں کی طرف جا رہے تھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ماریا گلی کے سرے والے انگور کے باغ میں آ گئی — یہاں باغ میں انگور کی بیلیں پھیلی ہوئی تھیں اور سرخ و سیاہ انگور کے خوشے جگہ جگہ لٹک رہے تھے —

سورج کی روشنی سنہری دھوپ کی شکل میں انگور کی بیلوں میں سے چھن کر آ رہی تھی — باغ کے درمیان میں ایک چوڑے منہ والا کنواں تھا — ماریا نے جھانک کر دیکھا- کافی نیچے جا کر کنوئیں کی تہہ میں سوائے اندھیرے کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا — ماریا نے کنوئیں کی منڈیر پر کھڑے ہو کر اس کے اندر چھلانگ لگا دی —

ماریا ہلکے پھلکے کبوتر کے پر کی طرح کنوئیں کے اندر اترتے چلی گئی — آخر وہ تہہ میں پہنچ گئی - یہاں پانی کہیں بھی نہیں تھا — خشک جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں، جن کے درمیان لوگوں کا پھینکا ہوا کوڑا کرکٹ پڑا تھا — ماریا نے پتھر کے ہاتھ کی تلاش شروع کر دی — یہ کام بڑا مشکل تھا، کیونکہ سنچیکا کی ماں نے بتایا تھا کہ پتھر کا ہاتھ چھوٹی بلی کے پنجے جتنا ہے —

انسان کوشش کرے تو اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے — ماریا نے بھی آخر ایک جھاڑی کی ٹہنیوں میں پتھر کے ہاتھ کو تلاش کر لیا —

یہ چھوٹا سا پتھر کا کالے رنگ کا انسانی ہاتھ تھا — اس کی



پانچ انگلیاں تھیں اور کنوئیں کے اندھیرے میں اس کے انگوٹھے کا ناخن ہیرے کی طرح چمک رہا تھا — ماریا یہ طلسمی ہاتھ لے کر کنوئیں سے باہر آ گئی۔

باہر آ کر اس نے غور سے دیکھا — طلسمی ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن سنگِ مرمر کا تھا اور شیشے کی طرح چمک رہا تھا۔ اس کے درمیان میں سرخ رنگ کا ایک داغ تھا جس میں سے باریک سرخ روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں — ان میں سے ایک کرن سب سے بڑی تھی اور اوپر آ کر بائیں طرف کو گھوم گئی تھی — گویا وہ ماریا کو کسی خفیہ جگہ کا راستہ بتا رہی تھیں۔

ماریا کرن کے پیچھے پیچھے چل دی — یہ روشنی کی کرن اسے واپس سنچیکا کی ماں، ہسپانوی خاتون کے گھر لے آئی — طلسمی پتھر کے ہاتھ کو دیکھ کر سنچیکا کی ماں خوفزدہ ہو گئی — ماریا نے طلسمی ہاتھ ہسپانوی خاتون کے سامنے رکھ دیا تھا — اس نے طلسمی ہاتھ کو دیکھ کر چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا:

"اے آسمانی روح، تم نے طلسمی ہاتھ تلاش کر لیا؟"

ماریا نے کہا:

"ہاں خاتون، میں اسے اندھے کنوئیں سے واپس لے آئی ہوں۔"

ہسپانوی خاتون نے سہمی ہوئی آواز میں کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"خدا کے لیے اسے میرے گھر سے لے جاؤ — یہ منحوس ہے۔ اس کی وجہ سے میری بچی گم ہو گئی ہے — دیکھو، دیکھو، اس کی سُرخ روشنی دروازے کے باہر کی طرف اشارہ کر رہی ہے —"

ماریا نے کہا:

"یہی طلسمی ہاتھ تمہاری بچی کو واپس دلائے گا — گھبراؤ نہیں — میں اسے لے کر تمہاری بچی کی تلاش میں جا رہی ہوں۔ دُعا کرو، میں کامیاب واپس لوٹوں —"

ہسپانوی خاتون آسمان کی طرف آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر کہا:

"خدا تمہیں کامیاب کرے —"

ماریا نے طلسمی پتھر کا ہاتھ اٹھا لیا — ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی طلسمی ہاتھ ہسپانوی خاتون کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا — ماریا کا خیال تھا کہ وہ سب سے پہلے الحمرا کے قلعے کے کھنڈر میں بچی کو تلاش کرے گی — کیونکہ وہ اُسی جگہ سے گم ہوئی تھی، لیکن طلسمی ہاتھ کی سرخ روشنی الحمرا کے باغوں اور محل کے کھنڈروں کی طرف اشارہ کر رہی تھی — بس ماریا روشنی کی کرن کے پیچھے پیچھے الحمرا کے باغات کی پہاڑی کی طرف چل پڑی —



بستی کی اُونچی نیچی گلیوں سے نکل کر وہ الحمرا کی پہاڑی کے دامن میں آ گئی —

صبح سورج بڑی شان سے نکلا تھا — مگر جس وقت ماریا انگوروں کے باغ میں گئی تھی تو اس وقت سرد ہوا چلنے لگی تھی۔ اور آسمان پر سیاہ بادل اکٹھے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اس وقت جب ماریا سُرخ کرن کی رہنمائی میں پہاڑی کے دامن میں پہنچی تو غرناطہ شہر کے اوپر سارا آسمان بادلوں سے ڈھک گیا تھا۔ سورج غائب ہو چکا تھا اور برف ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی — پہاڑی کے اوپر الحمرا کے باغات اور محلات کے سرو صنوبر کے درخت تیز سرد ہوا میں جھوم رہے تھے —

ماریا کو تو نہ سردی لگتی تھی اور نہ گرمی لگتی تھی — وہ برابر پہاڑی کے اوپر چڑھتی چلی گئی — وہ ایسے اچھل اچھل کر کچھ اُڑ کر اور کچھ پھلانگ پھلانگ کر جا رہی تھی کہ جیسے ہماری فلموں میں لوگوں کو سلوموشن میں بھاگتے دکھایا جاتا ہے — اس سے زیادہ ماریا نہیں اُڑ سکتی تھی — میدان میں بھی وہ آدھ فرلانگ سے زیادہ چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی — زیادہ سے زیادہ وہ ایک فرلانگ تک اُڑتی اور اس کے بعد پھر اُسے زمین پر اُترنا پڑتا تھا —

پہاڑی پر مسلمان بادشاہوں نے الحمرا کے جو باغ اور محل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بنائے تھے۔ وہ اب ویران ہو چکے تھے، لیکن اب بھی اُن کے خالی کمرے، برآمدے اور صحن خوب صورت اور رنگین تھے۔ اور کتنی جگہوں پر دیواروں پر بنی ہوئی رنگدار بیلیں اور پھول دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ سنسان اور اُجڑا ہوا تھا۔

سات سو سال تک یہاں حکومت کرنے کے بعد مسلمان بادشاہ رخصت ہو چکے تھے۔ دشمنوں نے ان میں کئی بادشاہوں کو قتل کر دیا تھا اور اُن کی دولت لوٹ لی تھی۔ مگر آج بھی ہسپانیہ کے بڑے بوڑھے یہ کہتے سنائی دیتے تھے کہ ان محلات کے نیچے مسلمان بادشاہوں کے بے بہا خزانے دفن ہیں۔

ایک کہانی تو یہاں بہت مشہور تھی کہ ہر روز آدھی رات کو الحمرا کے مہندی کے باغ والے محل میں چار گھڑ سوار آتے ہیں۔ انھوں نے زرہ بکتر پہن رکھا ہوتا ہے۔ وہ محل کے فرش پر تلواریں لیے چاروں طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور باری باری پکارتے ہیں۔

"کوئی ہے کہ ہم اُسے ایک راز بتائیں؟"

یہ گھڑ سوار چار چار مرتبہ یہ فقرہ بلند آواز میں دہراتے ہیں۔ جب کوئی جواب نہیں ملتا تو وہ گھوڑوں پر بیٹھ کر رات کے



اندھیرے میں گم ہو جاتے ہیں۔

ایک گڈریے نے ان گھڑ سواروں کو اپنی آنکھوں دیکھا تھا۔ اس گڈریے کی بکری گم ہو گئی۔ وہ اسے تلاش کرتا الحمرا کے پرانے محل تک بھی پہنچ گیا کہ کہیں بکری وہاں کسی باغ میں نہ آ گئی ہو۔ پھرتے پھراتے اُسے آدھی رات ہو گئی۔ اسی دوران میں وہ چاروں گھڑ سوار نمودار ہو گئے۔ شاہی محل کے باغ میں وہ اُترے۔ انھوں نے لوہے کا زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ ہاتھوں میں ننگی تلواریں تھیں۔ گھوڑے سے اُتر کر وہ چاروں طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے اور باری باری بلند آواز میں پکارے۔

"کوئی ہے کہ ہم اُسے ایک راز بتائیں؟"

چار بار اپنا سوال دہرانے کے بعد جب وہاں کوئی نہ آیا۔ تو وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور ہوا میں اُڑتے رات کے اندھیرے میں درختوں کے جھنڈ کی طرف گم ہو گئے۔

گڈریے پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر اٹھ دوڑا اور بستی میں آ کر دم لیا۔ اسے کئی روز تک بخار چڑھا رہا۔ غرناطہ کے کئی منچلے گھڑ سواروں کا راز معلوم کرنے آدھی رات کو الحمرا کے محل میں گئے۔ مگر نہ تو انھوں نے گھڑ سوار دیکھے اور نہ ہی ان کی آواز سنی۔ اُن کے بارے ہم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



یہ بھی مشہور تھا کہ انہیں صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جو گنہگار نہ ہوں —

ماریا نے ہسپانوی خاتون کی زبانی یہ ساری کہانیاں سُن لی تھیں — اُسے شبہ تھا کہ ہسپانوی خاتون کی بیٹی سنیچیکا ضرور اسی محل میں کہیں غائب ہوئی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پُرانے گھوڑ سوار اُسے اُٹھا کرلے گئے ہوں — ماریا نے اس راز کا پورا پورا کھوج لگانے کا فیصلہ کر لیا تھا —

ٹھنڈی تیز ہوا چل رہی تھی — آسمان کالے سیاہ بادلوں میں چھپ گیا تھا — ایسا لگتا تھا کہ ابھی بارش شروع ہو جائے گی — ماریا پہاڑی کے اوپر الحمرا کے پُرانے محل کے شاہی باغ کے بڑے دروازے پر پہنچ گئی —

جب کبھی اس محل میں مسلمان مُور بادشاہ رہا کرتے تھے تو اس دروازے پر کوئی انسان پر نہیں مار سکتا تھا — محل کے دروازے اور فصیل پر زرہ بکتر والے سپاہی اور جلاد تلواریں لئے ہر وقت پہرے پر رہتے تھے مگر آج یہاں ویرانی ہی ویرانی تھی — شاہی باغ کے دروازے کی چوکھٹ جنگلی گھاس اور بیلوں میں چھپی ہوئی تھی اور پتھروں میں چھپکلیاں رینگ رہی تھیں — تیز ٹھنڈی ہوا میں خشک پتے اُڑتے ہوئے باغ کی روشوں پر بکھر رہے تھے —



ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس باغ اور باغ کے سنسان غیر آباد شاہی محل میں بھوتوں کا بسیرا ہے — ماریا باغ کی ایک سنگِ مرمر کی روش پر سے گزر رہی تھی — اس کے دونوں جانب سرو کے جھومتے ہوئے درخت، دُور محرابی بارہ دری کی سیڑھیوں تک چلے گئے تھے — محل کا وہ ویران باغ جہاں آدھی رات کو چار گھوڑ سواروں کی روحیں اترتی تھیں — اس بارہ دری کی دوسری جانب نشیب میں تھا —

ماریا وہاں جا رہی تھی —

بارہ دری میں ایک گلہری بیٹھی منہ اوپر اٹھائے فضا میں کچھ محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی — اچانک شاید اس نے ماریا کی موجودگی کو محسوس کر لیا اور اچھل کر بارہ دری کے دوسری جانب کود گئی —

ماریا بارہ دری سے اُتر کر دوسری جانب آگئی۔ یہاں ایک چھوٹا سا کھلا قطعہ تھا، جہاں جنگلی گھاس خشک ہو گئی تھی اور پھر پتھر روڑے بکھرے ہوئے تھے —

ہسپانوی خاتون کے بیان کے مطابق یہی وہ جگہ تھی جہاں سنیچیکا کو پتھر کا طلسمی ہاتھ ملا تھا — یہ طلسمی ہاتھ ماریا کے پاس تھا — اس میں سے نکلتی سُرخ روشنی نے بھی اسی میدان کی طرف اشارہ کیا تھا — یہاں آکر طلسمی ہاتھ کی روشنی ایک دم مدھم کر ہاتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے انگوٹھے میں سرخ نقطہ بن گئی — گویا طلسمی ہاتھ نے ماریا کو اس کی منزل تک پہنچا دیا تھا — ماریا نے طلسمی ہاتھ کو جیب میں رکھ لیا اور میدان کے چاروں طرف غور سے دیکھا —

ہر طرف خاموشی اور سناٹا تھا —

ایک ویرانی تھی — کوئی انسان نہیں تھا — تیز ہوا اسی طرح چل رہی تھی — بادلوں میں ہلکی ہلکی گرج بھی شروع ہو گئی تھی، جیسے وہ غرا رہے ہوں — میدان کو مہندی اور سرو کے درختوں نے گھیر رکھا تھا — کونے میں ایک سنگ مرمر کی سیڑھی نیچے اترتی تھی — جہاں سے شاہی محل کے برآمدے اور غلام گردشیں شروع ہو جاتی تھیں —

ابھی آدھی رات میں بہت وقت پڑا تھا اور گھوڑ سواروں کے بھوت آدھی رات کو وہاں اترنے والے تھے — ماریا نے سوچا، کیوں نہ اتنی دیر محل کی سیر کر لی جائے — بس وہ میدان میں سے گزر کر سیڑھیاں اتر گئی — سامنے درختوں کے بیچوں بیچ ایک راستہ سامنے محل کو جاتا تھا — اس راستے میں جگہ جگہ فوارے لگے تھے، جن پر زنگ لگا ہوا تھا — جانے یہ فوارے کب سے خشک پڑے تھے — ادا الحمرا کے شاہی محل کے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھی، تو ایک چمگادڑ چیختا ہوا اس کے سر کے اوپر سے زناٹے کے ساتھ نکل گیا —



ماریا برآمدے میں چلتی چلتی اس دالان میں آگئی، جہاں سرخ پتھر کا ایک شاندار تخت بچھا تھا، اس کی دونوں طرف نیلے پتھروں کو کاٹ کر مور بنائے گئے تھے — سرد ٹھنڈی ہوا محل کی پتھریلی جالیوں سے ٹکرا کر جیسے رو رہی تھی — جیسے کچھ ہونے والا تھا — ماریا دالان سے نکل کر نیچے ایک چھوٹے سے باغ میں آگئی — جہاں ایک خشک تالاب تھا اور شیروں کا فوارہ لگا تھا — اس فوارے کا پانی بھی خشک ہو گیا تھا — اس فوارے کے نیچے پتھر پر عربی زبان میں لکھا تھا:

"اس جگہ اندلس کے آخری بادشاہ بنو سراج کا سر جلاد نے کاٹا تھا —"

ماریا سوچنے لگی، کیا حال ہوا ہوگا اس بادشاہ کا جس نے اس ملک پر، اس محل پر حکومت کی اور آخر میں جلاد نے اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا —

درخت سے ٹوٹی ہوئی ایک خشک ٹہنی تیز ٹھنڈی ہوا میں چکر کھاتی ماریا کے پاؤں کے پاس آئی اور پھر بڑے زور سے شوں شوں کی آوازیں نکالتی اس کے جسم کے گرد تین چکر لگا کر محل کے برآمدوں کی طرف اڑ گئی — ماریا اپنی جگہ پر کھڑی کی کھڑی رہ گئی —

خدا جانے یہ کیا بلا تھی اور کہاں سے درخت کی ٹہنی کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



رُوپ دھار کر آگئی تھی — ماریا آگے بڑھی تو بادل بڑے زور سے گرجے — ان کی کڑک سے الحمرا کے ویران محل گونج اُٹھے — ماریا نے درختوں کی طرف دیکھا — سیاہ بادلوں سے بارش کے سفید سفید موتی گرنے لگے تھے — ماریا تو بارش میں بالکل نہیں بھیگ سکتی تھی — وہ بارش میں کھڑی رہی - اُس کی جگہ کوئی دوسری عورت ہوتی تو سردی میں اکڑ جاتی - مگر ماریا کو تو نہ سردی لگتی تھی اور نہ گرمی لگتی تھی — ہاں بارش میں اس کے کپڑے ضرور بھیگ جاتے تھے جو اس کے جسم تک ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتے تھے — اُس کے کپڑے میلے ہو سکتے تھے اور کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے تھے —

بارش تیز ہو گئی تھی —

ماریا باغ میں سے نکل کر محل کے بڑے دالان میں تخت کے پاس آکر بیٹھ گئی — سیاہ کالی گھٹا کی وجہ سے دن کی روشنی کم ہو گئی تھی اور باغ کے بڑے بڑے درختوں کے نیچے اندھیرا سا پھیل گیا تھا —

ماریا کو ایسا لگا — لڑکیوں کے گانے، دف بجانے اور پاؤں کے گھنگھرو چھنکانے کی آوازیں سنائی دیں — اس نے چونک کر ادھر اُدھر دیکھا — وہاں کوئی بھی نہیں تھا — بڑی پُراسرار چیزیں ہو رہی تھیں —



ماریا ہر حرکت، ہر آواز کو بڑے غور سے سُن رہی تھی اور کوئی نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی - اُسے معلوم تھا کہ پُرانے قلعوں اور محلوں میں مُردہ بادشاہوں اور شہزادیوں کی روحیں کبھی کبھی سیر کرنے آجایا کرتی ہیں — اس لیے ہو سکتا ہے کہ الحمرا کے اس محل کے کھنڈر میں بھی مرے ہوئے کسی بادشاہ یا شہزادی کی روح وہاں چکر لگا رہی ہو —

اتنے میں ایک چمگادڑ شاہی دالان کی چھت سے غوطہ لگا کر ماریا کے سامنے سے ہو کر باہر نکل گئی — ایسا لگا، جیسے اس نے اپنے پنجے سے کوئی شے نیچے گرا دی — ماریا نے جھک کر دیکھا — وہ ایک سیاہ بچھو تھا جو چھوٹے چوہے کے برابر تھا — بچھو اپنا ڈنک بار بار اُوپر اُٹھا کر ماریا کی طرف بڑھ رہا تھا — ماریا بڑی حیران ہوئی کہ اس کیڑے نے بھی اُسے دیکھ لیا ہے — وہ تخت کے اوپر چڑھ گئی — بچھو بھی اپنے مُڑے ہوئے خنجر ایسے بازو ہلاتا تخت کے اُوپر چڑھ آیا —

ماریا بھاگ کر دوسری طرف چلی گئی -

بچھو ماریا کا پیچھا کر رہا تھا اور اب اُس نے اپنی رفتار بھی تیز کر دی تھی — دالان سے اُتر کر ماریا شاہی محل کے اس کمرے میں چلی گئی جو شہزادیوں کا حمام تھا — یہاں کبھی اندلس کی شہزادیاں غسل کیا کرتی تھیں — یہاں اندھیرا تھا —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



باہر بادلوں کی ہلکی ہلکی گرج سُنائی دے رہی تھی — بارش کی دھیمی دھیمی آواز بھی اندر آ رہی تھی — ماریا نے مُڑ کر پیچھے دیکھا۔ بچھو خدا جانے کہاں غائب ہو چکا تھا —

ماریا باہر نکلنے کے لیے پیچھے مڑی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک سرخ و سفید لمبی خوب صورت عورت شاہی لباس پہنے شاہانہ وقار سے چلتی شاہی حمام کی طرف چلی آ رہی ہے — اس کے ہاتھ میں شمعدان ہے جس میں موم بتی جل رہی ہے —

ماریا وہیں رُک گئی اور بڑی دلچسپی اور حیرانی سے اُس عورت کو تکنے لگی — کیا یہ سچ مچ کی عورت تھی یا کسی ملکہ کی روح تھی — ماریا نے سوچا —

عورت شاہی حمام کے پاس آ کر اچانک رُک گئی — اُس نے اُس طرف دیکھا، جدھر ماریا کھڑی تھی — صاف لگتا تھا کہ اُس نے ماریا کو دیکھ لیا ہے — ماریا نے ہمت کر کے پوچھ لیا :

"تم کون ہو؟ اور طوفانی رات میں اس اُجڑے محل میں کیا کرنے آئی ہو؟"

اس عورت نے کوئی جواب نہ دیا — بس ماریا کو اپنی کالی کالی شیشے ایسی چمکیلی آنکھوں سے تکتی رہی — ماریا نے جب دوسری بار اپنا سوال دہرایا تو اس عورت نے بھاری اور پُراسرار سرگوشیوں ایسی آواز میں کہا :



"میں اندلس کی آخری ملکہ ہوں اور اپنے شاہی حمام میں غسل کرنے جا رہی ہوں — تم کون ہو؛ تمہیں یہاں آنے کی کس نے اجازت دی؟"

ماریا سمجھی کہ یہ کوئی پاگل عورت ہے جو ملکہ کا لباس پہن کر راتوں کو محل کے کھنڈروں میں پھرتی رہتی ہے، مگر اس بات پر وہ حیران تھی کہ اس پاگل عورت نے اُسے دیکھ کس طرح لیا؟ اگر اس نے بھی ماریا کو دیکھ لیا ہے تو پھر یقیناً وہ بھی کوئی روح ہو گی —

ماریا نے کہا :

"میرا نام ماریا ہے — کیا تم ملکہ اُندلس کی رُوح ہو؟"

رُوح کا نام سُنتے ہی ملکہ کے شمع دان کی موم بتی ایکدم بُجھ گئی اور ملکہ کا لباس اپنے آپ اس کے جسم سے اُتر کر نیچے گر پڑا اور پھر اس کا سرخ و سفید بدن بھی غائب ہو گیا۔ اب ملکہ کا ایک ڈھانچہ سامنے کھڑا تھا، جس کی گردن پر ایک کھوپڑی جھول رہی تھی — اس کے بعد کھوپڑی کے منہ سے ایک چیخ بلند ہوئی اور ہڈیوں کا یہ ڈھانچہ بھی غائب ہو گیا —

ماریا پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ ملکہ کی روح غائب ہو چکی تھی — شاہی حمام میں چیخ کی آواز دیر تک گونجتی رہی — پھر ماریا کو ایک آواز سُنائی دی — بھاری، پُراسرار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



آواز — یہ ملکہ اُندلس کی روح کی آواز تھی —

"ماریا، اگر تمہیں جان عزیز ہے تو اس آسیبی محل سے نکل جاؤ — تم جس بچی کی تلاش میں آئی ہو، وہ اس محل کے سب سے بڑے آسیب گھر میں ہے — بس اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی — بھاگ جاؤ، بھاگ جاؤ۔ یہاں سے بھاگ جاؤ۔"

اور پھر روح کی آواز آہستہ آہستہ دُور ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک وہ محل کے باہر آسمان پر چھائے ہوئے بادلوں کی گرج میں گُم ہو گئی — ماریا نے ایک بار سوچا — کیا وہ واپس چلی جائے؟

سنچیکا بچی کو تلاش کرنے میں جان کا خطرہ تھا۔ کیونکہ اس آسیبی محل کا ہر کیڑا، پرندہ اور رُوح اُسے دیکھ سکتی تھی — اگرچہ ماریا کو کوئی جسمانی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا — یعنی نہ کوئی اُسے قتل کر سکتا تھا نہ زہر دے سکتا تھا نہ اسے عام انسان اپنی گرفت میں لے سکتا تھا، لیکن یہاں ایک سے بڑھ کر ایک جادوگر تھا اور آسیبی روحیں اور پرندے تھے۔ ہو سکتا ہے ان کا جادو اُسے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے اور ماریا ساری زندگی کے واسطے اس محل کے کسی تہہ خانے میں قید ہو کر رہ جائے یا اُسے کسی جادوئی منتر سے پھونک مار کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بھسم کر دیا جائے — پھر ماریا نے سوچا کہ نہیں، وہ سنچیکا کو تلاش کر کے رہے گی — چاہے اس کے لیے اُسے اپنی جان کا نذرانہ ہی کیوں نہ پیش کرنا پڑے — اس نے سنچیکا کی ماں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کی بیٹی کو ساتھ لے کر واپس آئے گی۔ اس لیے اب وہ ہرگز اپنے کام کو اُدھورا چھوڑ کر واپس نہیں بھاگے گی —

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# قرطبہ کا قبرستان

ماریا محل کے بڑے دالان میں واپس آگئی۔
اُس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ رات بڑی گہری سیاہ تھی۔ بادل چھائے ہوئے تھے۔ بارش ہو رہی تھی۔ کبھی کبھی بجلی بھی چمک جاتی تھی۔ الحمرا کے باغ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ غرناطہ کی بستی میں لوگ اپنے اپنے گھروں میں سو رہے تھے۔ اب چار گھوڑ سواروں کی روحوں کے آنے کا وقت ہو گیا تھا۔ ماریا دالان سے اُتر کر باغ کے چھوٹے سے میدان میں آگئی۔ یہاں سے گزر کر وہ نشیبی ڈھلان سے اُتری اور اُس قطعے کے کنارے سرو کے درخت کی اوٹ میں ہو کر کھڑی ہوگئی۔ جہاں اُسے یقین تھا کہ گھوڑ سوار آسمان سے اُترنے والے ہیں۔ وہ اندھیرے میں آسمان کی طرف تک رہی تھی کہ شاید اُسے گھوڑ سوار بادلوں سے اُترتے دکھائی دیں۔ لیکن آسمان پر سوائے سیاہ بادلوں اور گرتی بارش کے سفید قطروں کے اور کچھ نہیں تھا۔



پھر ایسا ہوا کہ بادل زور سے گرج اُٹھے۔
یہ گرج اس قدر ڈراونی تھی کہ سارا محل گونج اُٹھا۔
اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی اور اچانک بارش رُک گئی۔ ہوا بھی ساکت ہو گئی تھی۔ جیسے ہر شے نے سانس روک لیا تھا اور کسی کا انتظار کر رہی تھی۔ ماریا نے آسمان کی طرف دیکھا۔ بادلوں میں ایک جگہ روشنی پیدا ہوئی۔ پھر ایک روشنی کی چھوٹی سی سڑک بادلوں سے چل کر نیچے باغ تک آگئی۔ ماریا اس روشنی کی سڑک کو حیرت سے تک رہی تھی۔

بادلوں میں اچانک چار گھوڑ سواروں کے سائے نمودار ہوئے۔ اور انہوں نے روشنی کی سڑک پر سے ہو کر نیچے اُترنا شروع کر دیا۔ ماریا سرو کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی اور آنکھیں کھولے ان گھوڑ سواروں کو نیچے آتا دیکھ رہی تھی۔ جب یہ گھوڑ سوار باغ میں آگئے تو روشنی کی سڑک غائب ہو گئی۔ چار گھوڑ سواروں نے لوہے کا سیاہ زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ سروں پر خود تھے اور ہاتھوں میں ننگی تلواریں، نیزے، جو کسی وقت چمک جاتی تھیں۔ وہ گھوڑوں سے اُتر پڑے۔ انہوں نے اپنے ارد گرد گھوم کر دیکھا۔ پھر وہ چاروں سمتوں کو منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ سب نے باری باری بلند آواز میں کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"کوئی ہے جسے ہم ایک اہم راز بتائیں؟"

پہلے تو ماریا ہچکچائی، لیکن جب آخری گھوڑ سوار نے آواز بلند کی تو اُس نے جیسے اپنے آپ کہہ دیا:

"میں یہاں موجود ہوں، مجھے اہم راز بتاؤ۔"

ماریا کی آواز سُن کر چاروں گھوڑ سواروں نے مُڑ کر اُس درخت کی طرف دیکھا، جس کے نیچے ماریا کھڑی تھی — ایک گھوڑ سوار آگے بڑھا اور چند قدم چل کر رُک گیا۔ پھر اُس نے کہا:

"کون ہو تم عورت! سامنے آؤ۔"

ماریا سامنے آگئی — چاروں گھوڑ سواروں نے اُسے دیکھ لیا تھا، جو آگے کھڑا تھا — اس نے تلوار بلند کرلی اور بولا:

"تم آسیبی عورت ہو — تمہیں ہمارے محل میں آنے کی کیسے جرأت ہوئی — میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

اور وہ تلوار لہراتا ماریا کی طرف بڑھا — ماریا سمجھ گئی تھی کہ اس نے اسے دیکھ لیا ہے، مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کی تلوار اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی — پھر اسے خیال آیا۔ کہ یہ آسیبی روحیں ہیں — کیا جانے تلوار سچ مچ اس کی گردن اُڑا دے — وہ بڑی تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی — گھوڑ سوار اس کے سر پر پہنچ گیا تھا — اُس نے تلوار کا وار کیا۔ تلوار ماریا



کے بالکل قریب سے ہوتی درخت سے لگی اور اُس کی ایک ٹہنی کٹ کر نیچے گر پڑی — ماریا نے چھلانگ لگائی، وہ اُڑ کر کافی دُور جا گری —

اب چاروں گھوڑ سوار اُس کی طرف بڑھے — وہ بھی ہوا میں اُڑ رہے تھے — ماریا نے دوسری چھلانگ لگائی اور محل کی چھت پر آگئی — گھوڑ سوار بھی اڑ کر چھت پر آگئے —

خود بخود ہی ماریا کو طلسمی پنجے کا خیال آگیا —

اس نے جیب سے طلسمی پنجہ نکال کر گھوڑ سواروں کے سامنے کر دیا — طلسمی پنجے کے انگوٹھے میں سے سرخ رنگ کی شعاع تیزی سے نکل کر ایک گھوڑ سوار پر پڑی اور وہ وہیں آگ کا شعلہ بن کر بھسم ہوگیا، پھر یہ شعاع دوسرے اور تیسرے گھوڑ سوار پر پڑی اور وہ دونوں بھی جل کر راکھ ہوگئے۔

چوتھے گھوڑ سوار نے یہ حالت دیکھی تو تلوار پھینک کر بولا:

"اے طلسمی پنجے کی روح، میں تیری پناہ میں ہوں — مجھے معاف کردے — میرے ساتھیوں سے غلطی ہوگئی۔"

طلسمی پنجے کی شعاع واپس انگوٹھے کے سُرخ نقطے میں چلی گئی —

ماریا نے کہا:

"مجھے بتاؤ، تم کون ہو! اور وہ بچی کہاں ہے جو اس محل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے کھنڈر میں گم ہو گئی تھی؟"

گھوڑ سوار نے کہا:

"ماریا! تم نے مجھ سے ایک ایسا خطرناک سوال پوچھا ہے۔ جس کا جواب میں پورا نہیں دے سکتا — میری بات کو غور سے سُن — میں اس شاہی محل کے نجومی کی رُوح ہوں اور یہ تینوں میرے شاگرد تھے — ہمیں اس باغ میں بادشاہ کے حکم سے قتل کر دیا گیا تھا — ہمارا قصور یہ تھا کہ ہم بادشاہ کے شاہی خزانے کے راز سے واقف ہو گئے تھے — اب ہماری رُوحیں ہر رات یہاں آکر انسانوں کو آواز دے کر بلاتیں اور جب کوئی ہماری طرف آتا تو ہم اُسے تلوار سے قتل کر کے غائب کر دیتے تھے — اس طرح سے ہم لوگوں سے اپنے قتل کا بدلہ لیتے تھے۔"

ماریا نے پوچھا:

"کیا تم لوگوں نے سنیچیکا کو بھی قتل کر کے غائب کر دیا ہے؟"

گھوڑ سوار کی روح نے کہا:

"نہیں، اس لڑکی کو قتل نہیں کیا گیا تھا، بلکہ میرے ایک شاگرد کی روح اُسے ساتھ لے کر یہاں سے پانچ سو میل دُور قرطبہ کے پُرانے قبرستان میں لے گئی، جہاں ایک چڑیل کے حوالے کر دیا۔"

"وہ کیوں؟" ماریا نے پوچھا —



"اس لیے کہ چڑیل کو ایک کمسن لڑکی کی تلاش تھی — وہ اس پر اپنے جادو کا کوئی عمل کرنا چاہتی تھی۔"

"کیا وہ بچی سنیچیکا ابھی تک زندہ ہو گی؟"

"میں کہہ نہیں سکتا، ہاں، میں تمہیں اس قبرستان تک لے جا سکتا ہوں۔"

ماریا نے کہا:

"چلو، مجھے قرطبہ کے قبرستان تک لے چلو — اس کے بعد میں خود اس چڑیل سے نمٹ لوں گی۔"

"آؤ، میرے گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔"

گھوڑ سوار کی روح نے ماریا کو گھوڑے پر اپنے ساتھ بٹھایا اور اُسے لے کر بادلوں میں اُڑنے لگا۔ ماریا گھوڑ سوار کے پیچھے بیٹھی تھی — گھوڑا بڑی زبردست رفتار کے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا آدھی رات کے اندھیروں میں سیاہ بادلوں میں قرطبہ شہر کی طرف اُڑا چلا جا رہا تھا — فاصلہ بڑی تیزی سے طے ہو گیا۔ اور ابھی رات کا اندھیرا اُسی طرح تھا کہ قرطبہ کا شہر آ گیا — گھوڑا شہر کے اوپر اُڑا جا رہا تھا — شہر کے مکانوں پر تاریکی چھائی تھا — یہاں آسمان صاف تھا — اور ستارے چمک رہے تھے —

ایک جگہ اُوپر سے ماریا کو گھنے درختوں کے جھنڈ نظر آئے —

گھوڑ سوار نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"یہ قرطبہ کا قبرستان ہے، میں نیچے جا رہا ہوں۔" اور اس نے گھوڑے کو نیچے کی طرف غوطہ دیا ۔

قرطبہ کا یہ قدیم قبرستان جو پانچ سو برس پرانا تھا، اس کے دروازے پر پتھر کی ایک بہت بڑی چٹان تھی، جس کے اوپر کالی بلی کی بہت بڑی مورتی رکھی تھی ۔ دروازہ بند تھا۔ گھوڑ سوار نے گھوڑے سے اترتے ہوئے کہا :

"ماریا، قبرستان کا دروازہ ایک طلسم سے بند کیا گیا ہے۔ اسے کھولنا آسان کام نہیں ہے۔"

ماریا نے کہا :

"میں اس سے پہلے بڑے بڑے طلسمی دروازے کھول چکی ہوں ۔ میرے لیے اسے کھولنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ میں اسے ابھی کھولے دیتی ہوں ۔"

گھوڑ سوار نے چیخ کر کہا :

"نہیں نہیں، ماریا ۔ یہ غلطی نہ کرنا ۔ نہیں تو اس طلسم کے اثر سے بھسم ہو جاؤ گی۔"

ماریا رک گئی ۔ کہ کہیں واقعی طلسم اسے ہلاک نہ کر دے۔ ایک پل کے لیے سوچ کر اس نے کہا :

"پھر یہ دروازہ کس طرح سے کھلے گا ؟"

گھوڑ سوار بولا :



"اس کی چابی تمہاری جیب میں ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا ؟" ماریا نے پوچھا۔

گھوڑ سوار نے کہا :

"تمہارے پاس جو طلسمی پنجہ ہے ۔ وہ مجھے دو ۔ میں اس کی مدد سے ابھی دروازہ کھولے دیتا ہوں۔"

ماریا نے سوچے سمجھے بغیر جیب سے سیاہ پتھر کا چھوٹا سا ہاتھ نکال کر گھوڑ سوار کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا :

"یہ لو۔"

گھوڑ سوار شاید اسی وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے جلدی سے جھپٹا مار کر طلسمی پنجہ ماریا کے ہاتھ سے چھین لیا۔ گھوڑ سوار نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور تلوار لہرا کر بولا :

"اب تم میرے قبضے میں ہو ۔ میں تم سے اپنی ساتھی روحوں کے قتل کا انتقام لوں گا ۔ تم مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتیں ۔ تم جہاں جاؤ گی، میں تمہارے ساتھ وہیں جاؤں گا۔"

اب تو جناب ماریا کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، کیونکہ سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ گھوڑ سوار ماریا کو دیکھ رہا تھا۔ اور اس کی تلوار اسے نقصان بھی پہنچا سکتی تھی۔ ماریا پچھتانے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کہ اس نے سوچے سمجھے بغیر طلسمی پنجہ اس کے حوالے کر دیا۔ لیکن اب پچھتانے سے کچھ نہیں حاصل ہو سکتا تھا۔ گھوڑ سوار تلوار سونت کر ماریا کی طرف بڑھا — ماریا اچھل کر کافی فاصلے پر چلی گئی — تو گھوڑ سوار بھی ہوا میں اُڑتا ہوا وہاں آن موجود ہوا — طلسمی پنجہ گھوڑ سوار کے قبضے میں جا چکا تھا اور اب وہ ماریا کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا —

ماریا جب ہوا میں اُڑ کر دُور چلی گئی تو گھوڑ سوار نے طلسمی پنجہ نکال لیا — اس کی تیز سُرخ شعاع نے ماریا کا پیچھا شروع کر دیا —

یہ تیز شعاع ماریا کو ہلاک کر سکتی تھی —

ماریا جدھر جاتی موت کی شعاع اس کے ساتھ ساتھ جاتی — شعاع زمین پر جہاں پڑتی — وہاں ایک دھماکے کے ساتھ شعلہ بلند ہوتا تھا — ایک بار تو شعاع ماریا پر گرتے گرتے رہ گئی — ماریا کے بالکل قریب دھماکا ہوا اور شعلہ بلند ہو کر بجھ گیا — ماریا نے اس شعلے کی گرمی محسوس کی۔ اس کا مطلب صاف صاف یہی تھا کہ یہ آگ ماریا کو جلا سکتی تھی۔ اب وہ اس شعلے سے اور زیادہ ڈرنے اور گھبرانے لگی — وہ اچھل اچھل کر بھاگ رہی تھی — اب وہ قبرستان کی دیوار کے ساتھ ساتھ بھاگ رہی تھی — اُس نے کئی بار دیوار کے اندر سے



گزرنے کی کوشش کی، مگر قبرستان کی دیوار پر کوئی ایسا زبردست طلسم پھونکا گیا تھا کہ ماریا اس کے پتھروں سے ٹکرا کر رہ جاتی تھی اور ایک شعاع کی طرح اس کے اندر سے نہیں گزر سکتی تھی —

دیوار اس قدر بلند تھی کہ وہ چھلانگ لگا کر بھی اس کے اُوپر سے نہیں گزر سکتی تھی — گھوڑ سوار ماریا کے اوپر سے اُڑ کر اس کے سامنے آ گیا — اُس نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور طلسمی پنجے کی شعاع کا رُخ ماریا کی طرف کر دیا۔ ماریا کے لیے اب بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہ موت کے لیے تیار ہو گئی — اس کی آنکھوں میں اپنے بھائیوں عنبر اور ناگ کو یاد کر کے آنسو آ گئے — کاش، وہ اس وقت وہاں ہوتے اور وہ انہیں آخری بار دیکھ سکتی —

جونہی سرخ شعاع ماریا کے قریب آئی، اچانک آسمان سے ایک عورت کا ہیولا نیچے اُترا اور اس نے سرخ شعاع کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اُوپر اٹھا لیا — شعاع ایک لمبی سُرخ سلاخ کی طرح اس عورت کے ہاتھ میں آ کر اُوپر کو اٹھ گئی تھی۔ ماریا نے چونک کر آسمانی عورت کو دیکھا — یہ وہی اُندلس کی ملکہ کی روح تھی — جسے تھوڑی دیر پہلے ماریا نے شاہی حمام کے برآمدے میں دیکھا تھا — اُندلسی ملکہ کی روح نے سرخ شعاع

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کی سلاخ کو ہوا میں اچھالا — یہ شعاع ایک نیزہ بن کر گھوڑ سوار کے زرہ بکتر والے جسم میں دھنس گئی — گھوڑ سوار کے زرہ بکتر سے ٹکرانے کا دھماکا ہوا، پھر اس کی بھیانک چیخ فضا میں گونجی اور دوسرے لمحے ماریا نے دیکھا کہ گھوڑ سوار اچھل کر زمین پر گرا — کچھ دیر تڑپا اور پھر مر گیا — مرنے کے ساتھ ہی اُس کی لاش غائب ہوگئی — لاش کے غائب ہونے کے ساتھ ہی گھوڑا بھی غائب ہوگیا — اندھیری رات کے سناٹے میں دو تین بار گھوڑ سوار کے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی اور پھر خاموشی چھاگئی —

ماریا نے ملکہ کی روح کی طرف دیکھ کر کہا :

" میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں اُندلسی ملکہ ـ"

ملکہ کی روح نے کہا :

" میں تمہاری مدد کے لیے صرف اس لیے آگئی ہوں کہ تم ایک بچی کی زندگی بچانے کا نیک مقصد لے کر یہاں آئی ہو ـ"

ماریا نے پوچھا :

" ملکہ، کیا تم بچی سنجیکا کے بارے میں میری کچھ مدد کرسکتی ہو ؟"

ملکہ کی روح نے کہا :



"میرے پاس اتنا اختیار نہیں ہے — میں تمہیں صرف اتنا بتا سکتی ہوں کہ تمہیں اس شاہی قبرستان میں جانا ہوگا — یہاں ایک بڑی خوفناک چڑیل رہتی ہے — آج تک اس قبرستان سے کوئی زندہ شخص واپس نہیں آسکا — جو کوئی گیا، اُسے چڑیل کھا گئی — ہوسکتا ہے تمہیں یہ چڑیل دیکھ بھی نہ سکے — تمہیں قبرستان میں اکیلی جا کر قسمت آزمانا ہوگی — میں خواہش کے باوجود تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتی — اب میں جاتی ہوں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے — اُوپر کی دنیا میں روحیں میرا انتظار کر رہی ہیں — خدا حافظ ـ"

ماریا نے جلدی سے کہا :

" ملکہ مجھے قبرستان کے اندر تو پہنچاتی جاؤ ـ"

ملکہ کی روح بولی :

" اب تمہیں میری مدد کی ضرورت نہیں — طلسمی پنجے کا اثر ختم ہوگیا ہے — تم خود بھی قبرستان کے اندر جاسکتی ہو۔ خدا حافظ ـ"

اتنا کہہ کر اُندلسی ملکہ کی روح غائب ہوگئی — ماریا قبرستان کی دیوار کے پاس آکر کھڑی ہوگئی — پھر اس نے آگے بڑھ کر دیوار کے اندر سے گزرنے کی کوشش کی — وہ یہ دیکھ کر بڑی خوش ہوئی کہ وہ بڑی آسانی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ساتھ پتھروں کی موٹی دیوار کے اندر سے گزر گئی تھی — ماریا بڑی خوش ہوئی کہ اس کی طاقت واپس آ گئی تھی — اب وہ قرطبہ کے پُرانے قبرستان میں تھی —

اس قسم کا بھیانک اور ڈراؤنا قبرستان ماریا نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا — درخت ایسے بینگے ٹیڑھے تھے کہ لگتا تھا، مُردے قبروں سے باہر نکل کر اکڑ کر کھڑے کے کھڑے رہ گئے ہیں — کانٹے دار جھاڑیاں ہر قبر پر اُگی ہوئی تھیں — کوئی قبر ایسی نہ تھی کہ جو چٹخی ہوئی نہ ہو — ہر قبر میں شگاف تھا اور اندر سے مُردے کی ہڈیاں نظر آ رہی تھیں — صاف لگتا تھا کہ یہ قبریں مسلمانوں کے زمانے سے پہلے کی تھیں — کیونکہ ہر قبر پر کسی نہ کسی جانور کا کالا مجسّمہ بنا ہوا تھا — کسی پر اُلّو، کسی پر مگرمچھ، کسی پر لومڑ، کسی پر ریچھ اور کسی پر بلّی کا بُت بنا ہوا تھا —

ماریا پھونک پھونک کر قدم رکھ رہی تھی۔ اُسے خطرہ تھا کہ اس قبرستان پر جس چڑیل کا قبضہ ہے، اگر وہ اُسے دیکھنے میں کامیاب ہو گئی تو کہیں اُس پر وار نہ کر دے — اندلس میں آ کر اس نے ایسے ایسے جادوگر اور آسیب زدہ لوگ دیکھے تھے کہ اب وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہی تھی اور اب تو اُس کے پاس طلسمی پنجہ بھی نہیں تھا، لیکن دیوار اور پتھروں میں سے گزر جانے کی طاقت کے واپس آ جانے سے اُسے ایک طرح سے



حوصلہ بھی ہو گیا تھا — اور اُسے یقین تھا کہ چڑیل اُسے نہیں دیکھ سکے گی —

ماریا اچانک رُک گئی — اس نے ابھی ابھی ایک آواز سُنی تھی — آواز ایسی تھی جیسے کسی نے زور سے لمبا سانس لیا ہو — ماریا اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکنے لگی — اس کی نظر تھوڑے فاصلے پر ایک قبر پر چلی گئی — اُس قبر کی طرف درختوں میں سے نکل کر ایک سایا بڑھ رہا تھا — ماریا جہاں کھڑی تھی وہاں ایک بلّی کا بُت بنا ہوا تھا — وہ جلدی سے اس بُت کے پیچھے چھپ گئی اور سائے کی طرف تکنے لگی جو قبر کی طرف بڑھ رہا تھا —

قبرستان میں آسمان پر چمکتے ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی — اس روشنی میں ماریا نے دیکھا کہ جو سایا قبر کی طرف بڑھ رہا تھا، وہ پہلے تو چھوٹا تھا مگر قبر کے پاس آ کر اتنا لمبا ہو گیا کہ اس کا سر درختوں کو چھونے لگا — سایا ایک بار پھر چھوٹا ہونے لگا اور ایک عام انسان جتنا ہو گیا — اس سائے کے سر کے اندر سے دو سرخ آنکھیں جھانک رہی تھیں۔ سائے نے اپنا ڈراؤنا چہرہ اوپر اُٹھا کر زور سے سانس لیا — اس کے ساتھ ہی درختوں کی شاخیں زور سے ہلنے لگیں —

پھر اس سائے نے ایک تکونے سر والی چڑیل کی شکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اختیار کرلی' جس کا سر ایک سینگ کی طرح تھا — آنکھیں کانوں سے باہر کو نکلی ہوئی تھیں — اور سُرخ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے — اس کے چار ہاتھ اور چار ٹانگیں تھیں — کندھوں پر دو نوکیلے سینگ تلواروں کی طرح اُبھرے ہوئے تھے۔ ایسی چڑیل ماریا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی — چڑیل کے دو ہاتھ قبر پر جھکے تھے اور دو بازو اوپر فضا میں بلند تھے —

پھر چڑیل کے منہ سے ایسی آواز نکلنے لگی' جیسے وہ کوئی بڑے تیز تیز جادو کے منتر پڑھ رہی ہو۔ اُس نے ایک بار زور سے قبر پر پھونک ماری — اس کی پھونک سے قبر کی اینٹیں اور پتھر اُڑ کر دُور جا پڑے — قبر ننگی ہو گئی اور اُس کے اندر سے ایک مُردہ باہر نکل آیا — اس مُردے کا گوشت گل سڑ گیا تھا اور جگہ جگہ سے ہڈیاں باہر جھانک رہی تھیں — اس کی کھوپڑی اور چہرے پر کھال بالکل نہیں تھی اور ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں — آنکھوں' ناک اور منہ کی جگہ صرف سوراخ تھے —

چڑیل نے مُردے کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا — مُردہ قبر میں سے نکل کر چڑیل کے پیچھے پیچھے چل پڑا — چڑیل مُردے کو لے کر قبرستان کے کونے والے درختوں کی طرف چل دی۔ ماریا اسی چڑیل کی تلاش میں یہاں آئی تھی' کیونکہ اسی چڑیل کے قبضے میں وہ لڑکی پہنچ چکی تھی — ماریا کو جس کی کھوج تھی۔



ماریا چڑیل سے کچھ فاصلے پر چل رہی تھی — وہ ابھی اُس کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی — اسے ڈر تھا کہ کہیں چڑیل بھی اُسے نہ دیکھ لے اور یا وہ انتقامی طور پر لڑکی کو ہلاک نہ کر ڈالے —

ماریا کو یہ بھی ڈر لگا تھا کہ کہیں اس چڑیل نے لڑکی کو ہلاک ہی نہ کر ڈالا ہو — وہ چڑیل کے پیچھے پیچھے چلی جا رہی تھی — چڑیل درختوں میں جا کر رُک گئی — اُس نے مُردے کو ایک طرف اشارہ کیا — ماریا نے ذرا اوپر اُٹھ کر دیکھا' وہاں ایک پختہ قبر کا ٹوٹا پھوٹا چبوترہ تھا — مُردہ اس قبر کے چبوترے میں اُتر گیا — اُس کے پیچھے پیچھے چڑیل بھی قبر کے اندر چلی گئی — ماریا لپک کر وہاں پہنچی اور اُس نے دیکھا کہ ایک چوکور قبر کا چبوترہ بنا ہوا تھا جو جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ گیا تھا — اُوپر قبر کا نشان بنا تھا — ایک جانب قبر میں کافی بڑا سوراخ تھا —

سوراخ کے اندر اندھیرا تھا —

ماریا بھی بے دھڑک ہو کر قبر کے اندر اُتر گئی ———

——— قبر کے اندر اندھیرا تھا — اُس نے آنکھیں پوری کھول کر دیکھنے کی کوشش کی — اُسے کچھ نظر نہ آیا — اُسے خیال آیا کہ کہیں چڑیل' وہیں کہیں چھُپ کر نہ بیٹھی ہو اور اُسے اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



طلسم میں نہ گرفتار کرے — وہ قبر کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی — قبر کافی گہری تھی — وہ قبر کی دیوار میں سے دوسری طرف گزر سکتی تھی، لیکن اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ قبر کے دوسری طرف کوئی خالی جگہ ہے کہ زمین ہی زمین ہے۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسے اندھیرے میں دھیمی سی روشنی دکھائی دی — یہ روشنی قبر کی دیوار میں ایک جگہ سے نکل رہی تھی — ماریا روشنی کی طرف بڑھی — یہ ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی، جس کی درزوں میں سے ہلکی روشنی باہر آرہی تھی — ماریا کھڑکی کو کھولنے کی بجائے اس کے بند دروازے میں سے دوسری طرف گزر گئی —

دوسری طرف وہ ایک سُرنگ میں آگئی — سُرنگ تنگ سی تھی۔ روشنی نہ معلوم کہاں سے آرہی تھی — اس کی دیواروں سے مٹی گر رہی تھی — ماریا آگے بڑھتی گئی — سُرنگ آگے جاکر ایک کنوئیں میں اُترتی چلی گئی — یہ گہرا کنواں تھا۔ اس کی تہہ میں ایک گول بڑا ہال کمرہ سا بنا تھا، جس میں کئی ایک ستون تھے — ماریا ایک ستون کے پیچھے چھپ کر کھڑی ہوگئی۔ اسے چڑیل کے سانس کی آواز سُنائی دی تھی —

یہاں چھت کے اندر سے دھیمی دھیمی نیلی روشنی سی نکل رہی تھی — اتنے میں وہی چار ہاتھ پاؤں والی چڑیل ایک طرف



سے نکل کر کنوئیں کے درمیان میں آگئی — مردہ اس کے پیچھے پیچھے تھا — چڑیل نے مردے کو اشارہ کیا — وہ ایک پتھر پر آ کر بیٹھ گیا — چڑیل نے اس کی کھوپڑی کے اوپر دیا روشن کر دیا۔ پھر چاروں ہاتھوں میں چار انسانی کھوپڑیاں لے کر منتر پڑھنے اور کھوپڑیوں کو مُردے کے سر پر جلتے دیئے کے ارد گرد گھمانے پھرانے لگی —

چڑیل کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں — پھر اُس نے چاروں کھوپڑیاں ایک ستون کی طرف اچھال دیں — جدھر کھوپڑیاں گری تھیں، اُدھر سے ایک اور مُردہ باہر نکلا جس نے کفن پہن رکھا تھا — اس کے بازوؤں پر وہی لڑکی سنچیکا بے ہوش پڑی تھی، جس کی کھوج میں ماریا یہاں تک پہنچی تھی — ماریا بے چین ہوگئی، مگر اُس نے صبر سے کام لیا، کیونکہ اس وقت ذرا سی بے احتیاطی سنچیکا کی جان لے سکتی تھی —

کفن پوش مُردے نے بے ہوش لڑکی کو چڑیل کے سامنے لاکر اُس مردے کے آگے رکھ دیا، جس کی کھوپڑی پر دیا جل رہا تھا — چڑیل نے چاروں ہاتھوں سے لڑکی کے جسم کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھا — پھر کفن پوش مردے کی طرف دیکھ کر بھیانک چہرہ اٹھا کر خرخراہٹ والی آواز میں کہا:

"ابھی میرا منتر پورا نہیں ہوا — سات بار چاند نکلے گا، سات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بارہ چاند ڈوبے گا — پھر میں اس کا کلیجہ نکال کر کھاؤں گی اور میں چڑیلوں کے ملک کی ملکہ بن جاؤں گی — لے جاؤ، اسے پیچھے لے جا کر قبر میں لٹا دو —"

کفن پوش مُردے نے بے ہوش سنچیکا کو بازووں پر اٹھایا۔ اور اُسے لے کر واپس ستونوں کے پیچھے اندھیرے میں گم ہوگیا۔ کھوپڑی والا مُردہ خاموش بیٹھا تھا — چڑیل نے اس کی کھوپڑی پر جلتے دیے کو پھونک مار کر بجھا دیا اور مُردے کو باہر کی طرف اشارہ کیا — کھوپڑی والا مُردہ اٹھا اور باہر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھا — جب وہ اس ستون کے قریب سے گزرا جس کے پیچھے ماریا چھپی ہوئی تھی تو وہ اچانک رُک گیا — اس کی کھوپڑی گھوم گئی اور اس کا رُخ ماریا کی طرف ہوگیا — کھوپڑی کا جبڑا ہلنے لگا، پھر کھوپڑی کے جبڑے میں سے ایسی دہشت ناک آواز نکلی کہ ایک بار تو ماریا بھی کانپ گئی —

اس آواز پر چڑیل نے زور سے چیخ ماری اور ماریا والے ستون کی طرف بڑھی — مُردے نے چڑیل کو خبردار کردیا تھا کہ ستون کے پیچھے ایک لڑکی کھڑی ہے — مُردے نے ماریا کو دیکھ لیا تھا۔ ماریا ستون کے عقب سے نکل کر سامنے آگئی۔

افسوس — ماریا کا خیال غلط نکلا — چڑیل نے بھی اُسے دیکھ لیا تھا — چڑیل اپنے غار میں ایک انسانی نظر نہ آنے والی عورت



کے جسم کو دیکھ کر غضب میں آگئی تھی — اس نے ماریا کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا اور پھر زور سے زمین پر دے مارا۔ اس کے بعد ماریا کو کچھ خبر نہ ہوئی، کیونکہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی — چڑیل ماریا کو لے کر ستون کے قریب سے ہوتی ہوئی ایک خاص کوٹھڑی میں آگئی — یہاں دیوار کے ساتھ ساتھ کئی مُردوں کے ڈھانچے کھڑے تھے اور ان کے جسم گھٹنوں گھٹنوں تک زمین کے اندر دھنسے ہوئے تھے — چڑیل نے ماریا کو بھی ایک گڑھے کے اندر گھٹنوں تک گاڑ دیا — ایک منتر پڑھا اور زمین پتھر کی طرح سخت ہوگئی — کفن پوش مُردہ سنچیکا کو دوسری کوٹھڑی میں ایک قبر میں لٹا کر باہر نکل آیا — تو چڑیل نے اس سے کہا:

"نئی لاش —"

اور چڑیل نے قہقہہ لگایا — قہقہے کی آواز اس قدر ڈراؤنی تھی کہ کفن پوش مردے کا رنگ اور سفید ہوگیا —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# لاش گم ہوگئی

اب ذرا عنبر کی خبر لیتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے؟

اُس نے ناگ کی لاش والی صندوقچی ناگ کے مقدس مندر کے تالاب کے اندر پانی میں جاکر رکھ دی تھی — اس تالاب میں چھ ماہ رہنے کے بعد ناگ کا کٹا ہوا جسم پھر سے جُڑتا تھا اور اُس نے پھر سے زندہ ہونا تھا — عنبر ناگ مندر کی ایک کوٹھڑی میں رہنے لگا تھا۔

قاتل پجاری اور اس کا چیلا لاچونگ مارے جا چکے تھے۔ اُس کی جگہ ایک نیا پجاری آگیا تھا — اُسے بھی خبر ہوگئی تھی کہ عنبر کے پاس کوئی ایسا خفیہ جادو ہے کہ جس کی وجہ سے وہ امر ہوگیا ہے اور اس کے جسم پر کسی شے کا اثر نہیں ہوتا — اس پجاری کو ناگ مندر کے بڑے جوگی کی مدد بھی حاصل تھی۔ یہ جوگی بھی جادو کی طاقت رکھتا تھا اور اپنی لکڑی کی جُوتی پہن کر ہوا میں اُوپر جا کر کھڑا ہو جاتا تھا — ہاں وہ اڑ نہیں سکتا تھا — اس جوگی نے پجاری کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا تھا اور دونوں



چاہتے تھے کہ کسی طریقے سے عنبر سے وہ جادو معلوم کیا جائے، جس کی وجہ سے اُس کے پاس اتنی طاقت آگئی ہے — انہوں نے عنبر سے کئی طرح سے پوچھنے کی کوشش کی مگر عنبر نے اُن کے ساتھ سیدھے منہ بات نہ کی — وہ تو صرف وہاں اس لیے بیٹھا تھا کہ چھ مہینے کسی طرح سے گزریں اور وہ اپنے دوست اور زندگی کے ساتھی ناگ کو زندہ سلامت ساتھ لے کر ماریا کی تلاش میں وہاں سے نکل جائے۔ وہ جوگی کے حبس میں تھا اور ہر روز ناگ مندر کے تالاب میں جاکر دیکھ آتا تھا کہ کسی نے ناگ کی صندوقچی کو نقصان نہیں پہنچایا —

عنبر کو ایک غم ضرور تھا کہ اس کا وہ تعویذ گم ہوگیا تھا جس کو جیب میں رکھ کر یا بازو پر باندھ کر وہ ہوا میں اُڑتا پھرتا رہتا تھا۔ یہ تعویذ خدا جانے کہاں کھو گیا تھا۔

مندر کے جوگی نے ایک روز پجاری کو بلا کر کہا:

"عنبر جوگی ہمیں اپنی طاقت کا راز نہیں بتاتا۔"

پجاری بولا:

"پھر کیا کیا جائے مہاراج — ہم اسے ہلاک بھی نہیں کرسکتے۔"

جوگی نے کہا:

"ہمیں اس کی کوئی شے چُرا کر اپنے پاس لے آنی چاہیے۔ کہ جسے واپس لینے کے لالچ میں وہ ہمیں اپنی طاقت کا راز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تباوے۔"

"ایسی کون سی شے ہو سکتی ہے؟" پجاری بولا۔

جوگی نے کہا:

"یہی تو ہمیں پتہ لگانا ہوگا۔"

پھر کچھ سوچ کر جوگی نے کہا:

"تم اس کی نگرانی کرو — دیکھو، وہ کیا کرتا ہے — کہاں جاتا ہے — اُس کے پاس کوئی ایسی شَے ہے جسے وہ سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔"

"ایسا ہی کروں گا۔"

اب پجاری نے عنبر کی جاسوسی شروع کر دی — اس نے دو بھکشو اُس کے پیچھے لگا دیے کہ وہ اس کی خبرگیری کریں اور دیکھیں کہ وہ کیا کرتا ہے؟ کیا کھاتا ہے، کیا پیتا ہے؟ ان بھکشوؤں نے ایک ہفتے بعد آکر پجاری کو جو رپورٹ دی وہ یہ تھی کہ:

"عنبر جوگی کچھ نہیں کھاتا، کچھ نہیں پیتا — رات کو بالکل نہیں سوتا — ایک رات چھوڑ کر وہ دوسری رات کو بارہ بجے کے بعد مندر کے مقدس تالاب پر جاتا ہے — اس کے اندر غوطہ لگاتا ہے — کچھ دیر تالاب کے اندر رہتا ہے — پھر باہر آکر کپڑے پہنتا ہے اور واپس اپنی کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔"

پجاری نے بھکشوؤں کو انعام و اکرام دے کر واپس بھیج دیا۔



وہ جوگی کے پاس گیا اور سارا حال بیان کیا — جوگی سوچ میں گیا —

"وہ تالاب کے اندر کیا کرنے جاتا ہے؟"

پجاری نے کہا:

"وہ ایک رات چھوڑ کر مقدس تالاب میں غسل کرتا ہے۔"

جوگی نے سر ہلایا:

"نہیں، اس میں ضرور کوئی راز ہے۔"

پھر وہ بھنویں سکیڑ کر بولا:

"یہ شخص ضرور مقدس تالاب میں کوئی شے تلاش کرتا ہے — وہاں کوئی خفیہ چیز چھپا رکھی ہے، جسے جا کر دیکھتا ہے اور اپنی تسلی کرتا ہے۔"

پجاری بھی اب غور کرنے لگا، بولا:

"ہو سکتا ہے، تمہارا خیال درست ہو — پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

جوگی نے کہا:

"جس رات وہ تالاب پر نہیں جاتا — اس رات ہم وہاں پہنچ کر معلوم کریں گے کہ اصل راز کیا ہے؟"

بڑی مناسب ترکیب تھی — پجاری اور جوگی دوسری رات جب عنبر کی تالاب پر جانے کی باری نہیں تھی اور وہ اپنی کوٹھڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بس ہی تھا — مقدس تالاب پر پہنچ گئے — آدھی رات گزر چکی تھی — پجاری تالاب کے کنارے پر بیٹھ گیا اور جوگی تالاب کے اندر اندر گیا — اس نے پانی میں غوطہ لگایا اور تالاب کی تہہ یا پانی کو کھنگالن شروع کیا — کافی دیر کی تلاش کے بعد اُس کے ہاتھ ایک صندوقچی لگی، جسے لے کر وہ باہر آ گیا —

"اسے کھولو — ضرور اس میں کوئی خزانہ ہوگا — ہیرے جواہر ہوں گے — ہوسکتا ہے یہ ہیرے عنبر جوگی نے ہمارے مقدس مندر سے چوری کیے ہوں"

جوگی صندوقچی لے کر تالاب سے باہر آ گیا — اُن کے آس پاس کوئی بھکشو یا مندر کا ملازم نہیں تھا — انھوں نے حکم دے رکھا تھا کہ آدھی رات کے بعد تالاب کی طرف کوئی نہ آئے

جوں ہی جوگی نے صندوقچی کو کھولا، وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ صندوقچی میں ایک سانپ پڑا تھا جس کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے —

"اس میں تو سانپ کے ٹکڑے پڑے ہیں"

پجاری نے آگے بڑھ کر سانپ کی لاش دیکھی اور گردن کھجلاتے ہوئے کہنے لگا:

"اس کٹے ہوئے سانپ کے لیے عنبر جوگی کو ہر دوسری رات تالاب میں آ کر اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے — ضرور اس میں کوئی خاص بات ہوگی"



جوگی نے کہا:

"یہ کوئی بڑی اہم بات معلوم ہوتی ہے — میں اس صندوقچی
ے جا کر اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ تم بھی کسی سے ذکر نہ کرنا
یں گے" عنبر جوگی کیا کرتا ہے — اگر وہ اس کے لیے زیادہ
ان ہوا تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ یہ کوئی بڑا خاص
ہے — ہم یہ صندوقچی اُسے ہرگز واپس نہیں کریں گے۔ اسے
اس رکھیں گے اور دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ
سے کیا شے برآمد ہوتی ہے"
بڑا اچھا خیال ہے — چلو اب چلتے ہیں"

جوگی نے ناگ کی لاش والی صندوقچی لے جا کر مندر کے
ہ بڑے اور مقدس سانپ کی مورتی کے نیچے جو تہہ خانہ
وہاں جا کر زمین کھود کر اندر چھپا دی —

اگلی رات عنبر تالاب میں غوطہ لگا کر اُترا تو یہ دیکھ کر
ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے کہ ناگ کی لاش والی صندوقچی
ں —
پریشان ہو گیا —
ں نے سارا تالاب دیکھ ڈالا، مگر صندوقچی وہاں ہوتی تو
نت ناامید ہو کر وہ واپس اپنی کوٹھڑی میں آ گیا —
لگا کہ صندوقچی کہاں غائب ہو گئی ہے، اسے کون

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جا سکتا ہے ؟ وہ اس پر جتنا غور کرتا، معاملہ اور زیادہ اُلجھتا ا
کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی نے اُسے تالاب میں اترتے دیکھ
ہو اور پھر صندوقچی لے کر غائب ہوگیا ہو؟ مگر کسی کو سا
سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور وہ بھی ایسا سانپ جس کی لا
کے ٹکڑے صندوقچی میں رکھے ہوں ــــ ہو سکتا ہے، چور
سمجھا ہو کہ صندوقچی میں ہیرے جواہرات ہوں گے اور جب
جا کر اسے کھولا ہو تو وہاں سانپ کی لاش پڑی ہو، لیکن
اسے صندوقچی تالاب میں پھینک دینی چاہیے تھی۔ اسے کیا ض
تھی کہ واپس تالاب پر جاتا ــــ ہو سکتا ہے اُس نے جا
کے ٹکڑے باہر پھینک دیے ہوں ــ چیل کوّوں نے اسے کھا
اس طرح کی باتیں سوچ سوچ کر عنبر اور زیادہ پریشا
گیا ــ ناگ کی لاش کا غائب ہو جانا بڑی خطرناک بات
اس کا مطلب یہ تھا کہ ناگ کی لاش اس وقت
سے باہر ہے ــــ اور تالاب کے پانی سے باہر رہ کر ناگ
زندہ نہیں ہو سکتا تھا ــــ تو کیا اس کا بہترین دوست
ناگ مر جائے گا ؟ سچ مچ مر جائے گا اور وہ اسے اب
نہیں دیکھ سکے گا ؟

عنبر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ــــ ماریا کو جب اس
ہوگی تو اسے کس قدر صدمہ نہیں ہوگا ۔ بے چاری کا دل



نڈھال ہو جائے گا ــ ناگ کی لاش کو ضرور تلاش کرنا چاہیے ــ عنبر نے اگلے چار پانچ دنوں میں چپکے چپکے سارے مندر اور مندر کے آس پاس کے علاقے کو چھان مارا ــــ مگر صندوقچی یا ناگ کی لاش اُسے کہیں نہ ملی ــ جوگی اور پجاری بڑی خاموشی سے دیکھ رہے تھے ــــ کہ عنبر جوگی پریشان پھرتا ہے ۔ کبھی مندر کے اندر جاتا ہے اور کبھی تالاب کے اردگرد کی زمین دیکھتا ہے اور کبھی مندر کے باہر گھومتا پھرتا ہے اور کسی شے کی تلاش کرتا رہتا ہے ــ انہیں اب پکا یقین ہوگیا تھا کہ صندوقچی میں جو سانپ ہے وہ کوئی بڑی پُراسرار چیز ہے اور ہو سکتا ہے، کچھ دنوں کے بعد وہ سونے کا بن جائے یا اس کی جگہ صندوقچی ہیرے جواہرات سے بھر جائے ۔ کچھ بھی ہو، وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ صندوقچی کا راز کیا ہے ــــ اب وہ عنبر جوگی کی طاقت کا راز معلوم کرنے کی بجائے صندوقچی کے پیچھے پڑ گئے تھے ــ

صندوقچی جس کے اندر ناگ کی لاش کے ٹکڑے پڑے تھے ــــ بڑے ناگ مندر کے تہہ خانے کے نیچے زمین میں دفن تھی ــــ تالاب کے مقدس پانی سے باہر رہنے کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ ناگ مر جاتا ــــ اس کی لاش کے ٹکڑے تو صرف تالاب کے پانی ہی سے جڑ سکتے تھے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تالاب کا پانی وہاں کہاں سے آ سکتا تھا۔

جس تہہ خانے میں ناگ کی لاش دفن تھی۔ وہ تالاب سے زیادہ دُور نہیں تھا — کرنا خدا کا کیا ہوا کہ ایک رات ہمالیہ کے پہاڑوں میں زلزلہ آ گیا — مقدس مندر بھی ڈولنے لگا۔ تالاب کی تہہ میں ایک جگہ سے زمین پھٹ گئی اور پانی نے زمین کے اندر جذب ہونا شروع کر دیا — تالاب کے پانی کا دباؤ بہت زیادہ تھا — پتھروں کے نیچے زمین بھربھری تھی — اس وجہ سے پانی بڑی تیزی سے زمین میں داخل ہونے لگا۔ تالاب میں ہمالیہ کے ایک چشمے سے پانی آتا تھا۔ یہ پانی زمین کے اندر ہی اندر جذب ہوتا چلا گیا — مندر کے تہہ خانے کی طرف ڈھلان تھی — پانی تہہ خانے کی طرف چل پڑا — آگے اُسے تہہ خانے کے نیچے قبر کا گڑھا ملا تو اس میں داخل ہوگیا۔ اس گڑھے میں ناگ کی لاش والی صندوقچی دفن تھی — پانی نے گڑھے اور صندوقچی کو بھر دیا — اور وہاں سے آگے کی طرف آہستہ آہستہ جذب ہونے لگا —

قدرت نے ناگ کی لاش تک تالاب کا مقدس پانی پہنچانے کا بندوبست کر دیا تھا — ناگ کی لاش مقدس پانی میں ڈوب چکی تھی اور لاش کے ٹکڑوں کے آپس میں جُڑنے کا عمل پھر سے شروع ہو گیا تھا — اگر ہمالیہ کے پہاڑوں میں زلزلہ



نہ آتا اور تالاب کی تہہ نہ پھٹتی تو ناگ دوبارا کبھی زندہ نہیں ہو سکتا تھا — عنبر اس بات سے بے خبر تھا — وہ بے چارہ اپنی جگہ پر ناگ کی لاش کو تلاش کر کے نا اُمید ہو چکا تھا۔ اور ناگ کو یاد کر کے اداس اداس رہنے لگا تھا — ایک رات اس کی آنکھ لگ گئی —

خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ماریا ایک کنوئیں میں آدھی زمین کے اندر دفن ہے اور گھٹنوں تک پتھروں کا چبوترہ بنا ہوا ہے اور وہ اُسے دکھائی دے رہی ہے — وہ بڑی کمزور ہو گئی ہے — اس کے بال کٹے ہوئے ہیں — سر پر تھوڑے تھوڑے بال اُگے ہوتے ہیں اور وہ بار بار عنبر اور ناگ کو کمزور سی آواز میں پُکار رہی ہے — عنبر پریشان ہو کر اُٹھ بیٹھا —

پہلے وہ ناگ کے لیے پریشان تھا — اب ماریا کی حالت نے اسے بے چین کر دیا — اسے کبھی کبھی خواب آیا کرتے تھے۔ اور جب کبھی کوئی اس قسم کا خواب آتا تو وہ سچا ہوتا تھا۔ اس نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ ناگ کو خدا کے حوالے اور اس کی تقدیر پر چھوڑ کر وہ ماریا کی مدد کو جائے گا — سوال یہ تھا کہ ماریا کس ملک میں تھی؟ وہ کنواں کس ملک میں تھا؟ عنبر سارا دن سوچتا رہا کہ یہ کونسا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ملک ہو سکتا ہے۔ اُسے صرف اتنا یاد تھا کہ ماریا ہندوستان کے ایک راجہ کی بیٹی راجکماری کو لے کر ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی تھی اور وہ ایک بحری جہاز پر پرتگال کی طرف چلا گیا تھا۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ اُسے ہندوستان جا کر ماریا کا کھوج لگانا چاہیے — اس ریاست کو ڈھونڈنا چاہیے، جس کی راجکماری کو ماریا نے مصیبتوں سے نکال کر اس کے باپ کے پاس پہنچا دیا تھا — ہوسکتا ہے وہ راجکماری اُسے ماریا کے بارے میں بتا سکے کہ وہ وہاں سے کدھر کو گئی تھی —

عنبر بے چین ہو گیا — اُس نے اسی رات ناگ مندر کو خدا حافظ کہا اور جوگی ہی کے باس میں واپس ہندوستان کے ملک کی طرف کوچ بول دیا۔ وہ تبت کے ملک میں تھا جو ہندوستان کے شمال میں تھا — اس اعتبار سے وہ ہندوستان سے زیادہ دُور نہیں تھا، بلکہ اس کی سرحد کے پاس ہی تھا۔ اب اُسے وہ تعویذ یاد آ رہا تھا، جو اس سے گم ہو گیا تھا۔ اگر تعویذ اُس کے پاس ہوتا تو وہ اس کی مدد سے بڑے آرام سے اُڑ کر جلدی سے جلدی ہندوستان پہنچ سکتا تھا۔

بہر حال، اُسے سفر کرنا تھا اور وہ برف پوش میدانوں میں پیدل جا رہا تھا — یہ بھی غنیمت تھا کہ نہ اُسے سردی لگتی



تھی اور نہ تھکان ہوتی تھی: نہیں تو ہمالیہ کے برف پوش میدانوں میں یوں پیدل سفر کرنا اپنی موت کو اپنے پاس بُلانا تھا عنبر صرف اس لیے پریشان تھا کہ اس کا وقت ضائع ہو رہا تھا —

اس کے خواب کے مطابق ماریا سخت مصیبت میں تھی اور وہ جلد از جلد اس کے پاس پہنچ کر اُسے مصیبت سے نکالنا چاہتا تھا — یقیناً جس جادوگرنی یا کسی بدروح نے اسے کنویں کے اندر گھٹنوں تک زمین میں دھنسا دیا تھا۔ ماریا سے زیادہ طاقتور بدروح تھی اور وہ ماریا کو سخت نقصان پہنچا سکتی تھی — اُس نے ماریا کو دیکھ بھی لیا ہو گا اور اُسے ہلاک کرنا چاہتی ہو گی اور یا اُسے ادھموا کر کے سے کوئی خطرناک کام لینا چاہتی ہو گی —

عنبر کے لیے یہ بڑا ضروری تھا کہ وہ جتنی جلدی سکے، اس بدروح کے پاس جا کر اُسے شکست دے کر مار بھگا اور ماریا کو آزاد کرائے —

عنبر اچھی طرح جانتا تھا کہ خواب میں تو اس نے ماریا دیکھ لیا ہے، لیکن وہاں جا کر وہ اسے نظر نہیں آئے گی ماریا نظر نہ بھی آئے تو وہ پہچان لیتا تھا کہ ماریا کہاں ہے وہ اور ناگ ماریا کو ہاتھ لگا کر محسوس کر سکتے تھے — دنیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ور کوئی انسان ماریا کو ہاتھ لگا کر محسوس نہیں کر سکتا تھا۔
عنبر چلا جا رہا تھا — دوسرے روز وہ برفانی میدانوں سے
نذر گیا تھا — اب اس کے سامنے بنجر پہاڑی سلسلہ تھا جہاں
امت کی سرد اور تیز ہوائیں چل رہی تھیں اور ایک شور
ا ہوا تھا — شاید آندھی کا طوفان آگیا تھا — یہ طوفان
بز کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا — ہاں چلنے میں اس کی رفتار
رور ہلکی ہو گئی تھی — ایک بانس اُس کے ہاتھ میں تھا،
ے ٹیک کر وہ تیز ہوا کے رخ پر آہستہ آہستہ آگے بڑھ
تھا — اسی طرح وہ سارا دن سفر کرتا رہا — رات کو
ھی زیادہ تیز ہو گئی اور بارش بھی شروع ہو گئی —
عنبر کو رات کے پھیلتے ہوئے اندھیرے میں دُور پہاڑی
، دامن میں ایک جھونپڑی میں چراغ کی روشنی دکھائی دی۔
اس جھونپڑی کی طرف چل پڑا — جھونپڑی گھاس پھونس کی
ہوئی تھی — باہر بانس کے ساتھ ایک تیل کی بند لالٹین
ن تھی جس کے اوپر بارش سے بچنے کے لیے سائبان بنا
تھا — جھونپڑی کا دروازہ کھلا تھا —
عنبر جھونپڑی کے اندر داخل ہو گیا — زمین پر خشک
ںا کے گٹھے پڑے تھے اوپر ہرن کی کھال بچھی تھی اور کچھ
ۓ کالے گرم کمبل پڑے ہوئے تھے۔ مگر وہاں کوئی آدمی



دکھائی نہیں دیتا تھا — عنبر کو سردی تو بالکل نہیں لگ رہی
تھی — لیکن بارش میں اُس کے کپڑے بھیگ گئے تھے —
اس نے کپڑے سکھانے کے خیال سے ایک کمبل اٹھا
کر اپنے گرد لپیٹ لیا اور بیٹھ گیا — اس نے بھی جسم کے گرد
کالے رنگ کا کمبل لپیٹ رکھا تھا جو اب گیلا ہو گیا تھا —
عنبر کا حلیہ جوگیوں والا تھا — صرف ترشول کی جگہ اس کے
پاس بانس کا لٹھ تھا — جو اس نے جھونپڑی کے باہر ہی رکھ
دیا تھا — اتنے میں اُسے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی
دی — عنبر اُٹھ کر باہر آ گیا —
اس کے سامنے ایک پٹھا دھاری سنیاسی جوگی کھڑا مسکرا رہا
تھا —

"بچہ تم مسافر لگتے ہو — میری جھونپڑی میں آرام کرو۔"
عنبر نے کہا :
"بابا ، میں مسافر ہوں — ناگ مندر سے آ رہا ہوں۔"
سنیاسی نے کہا :
"کیا تم جوگی ہو ؟"
عنبر نے بتایا کہ وہ جوگی نہیں ہے ، بلکہ مسافر ہے اور ناگ
مندر کی یاترا کو گیا تھا — وہاں اس کا ایک دوست گم ہو گیا۔
اب اس کی تلاش میں ہندوستان کے مُلک کو واپس جا رہا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اس پر سنیاسی بابا مسکرایا اور جھونپڑی کے اندر جا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا — عنبر بھی کونے میں لگ کر بیٹھ گیا — سنیاسی نے آنکھیں بند کر لیں — کچھ دیر آنکھیں بند رکھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول کر عنبر کو مسکرا کر دیکھا — اس کی آنکھوں میں بڑی خوبصورت چمک آگئی تھی — وہ بولا:

"بچہ، دنیا میں وہ کر جھوٹ کبھی نہ بولنا — میں جانتا ہوں تم کون ہو۔"

عنبر چونک پڑا:

"کیا مطلب؟"

سنیاسی کہنے لگا:

"تم ہزاروں سال سے سفر کر رہے ہو — موت تم سے بھاگ چکی ہے — بس اس سے زیادہ میں معلوم نہیں کر سکا — دیوتاؤں نے مجھے تمہارے بارے میں صرف اتنا ہی بتایا ہے۔"

عنبر اس سنیاسی سے بڑا متاثر ہوا، وہ کوئی پہنچا ہوا بزرگ تھا — اس نے کہا:

"بابا، میرا دوست کھو گیا ہے — کیا مجھے وہ مل جائے گا؟"

سنیاسی کہنے لگا:

"اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"



عنبر نے پوچھا:

"میری ایک بہن ہندوستان کے کسی شہر میں مصیبت میں پھنس گئی ہے — کیا آپ بتائیں گے کہ وہ کس جگہ پر ہے؟"

سنیاسی نے آنکھیں بند کیں اور پھر کھول کر کہا:

"میرا علم اتنا زیادہ نہیں ہے — تم جب شہر بنارس میں جاؤ گے تو وہاں گنگا دریا کے گھاٹ پر تمہیں ایک جٹا دھاری جوگی ملے گا، وہ میرا بھائی ہے — اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ کلائی تک ایک حادثے میں کٹ گیا تھا۔ اس کے پاس جانا — وہ تمہیں بتائے گا کہ تمہاری بہن کس جگہ تمہیں مل سکتی ہے۔"

عنبر بولا:

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔"

پھر عنبر نے اسے بتایا کہ دلوی طلاله نے اُسے اپنی نشانی ایک تعویذ اُسے دیا تھا جو اس سے کہیں گم ہو گیا ہے۔ اس کی مدد سے وہ ہوا میں اڑ سکتا تھا —

"کیا آپ مجھے میرا کھویا ہوا تعویذ واپس دلا سکتے ہیں بابا؟"

سنیاسی بابا مسکرائے اور بولے:

"میرے بچے، ہوا میں تو پرندے اور پنکھ پکھیرو اُڑتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تم تو انسان ہو، تم کس طرح ہوا میں اُڑ سکتے ہو؟

عنبر نے کہا:

"نہیں بابا، آپ کو نہیں معلوم — میں ہوا میں اُڑ سکتا تھا — میں نے کئی سمندروں پر اُڑ کر سفر کیا ہے — اگر وہ تعویذ مجھے مل جائے تو میں ابھی ہوا میں اُڑ کر دکھا سکتا ہوں۔"

"اچھا۔" سنیاسی نے حیرانی سے کہا:

جیسے سنیاسی بابا کو عنبر کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

جب عنبر نے اپنے اُڑنے کی باتوں کو خوب مرچ مصالحے لگا کر بیان کیا — تو سنیاسی بابا نے کہا:

"باہر آندھی اور بارش تھم چکی تھی — آسمان بھی صاف ہو گیا تھا اور چاندنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی — سنیاسی نے اپنی صدری کی جیب سے ایک لکڑی کی چھوٹی سی شیشی نکال کر کہا:

"اس میں ایک سُرمہ ہے — میں اس کی ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگاؤں گا۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔"

سنیاسی نے سرمے کی ایک ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگائی — شیشی کو بند کر کے صدری میں رکھا اور دونوں ہاتھ پھیلا دیے — ہاتھوں کے پھیلاتے ہی وہ زمین سے اُٹھنے لگا۔



تھوڑی دور اوپر جا کر سنیاسی نے ہوا میں اُڑنا شروع کر دیا — وہ اس طرح سے جھونپڑی کے اوپر چکر لگا رہا تھا، جیسے ہوا میں تیر رہا ہو —

عنبر اُسے منہ کھولے تک رہا تھا کہ وہ تو اپنے تعویذ کو ہی سب کچھ سمجھتا تھا اور یہاں یہ سنیاسی سرمے کی سلائی آنکھوں میں لگا کر ہوا میں اُڑنے لگا ہے —

کچھ دیر ہوا میں اُڑتے رہنے کے بعد سنیاسی نیچے اُتر آیا۔ اس نے عنبر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"کیا اب بھی تمہیں تعویذ کی تلاش ہے؟"

عنبر نے سنیاسی کا ہاتھ چوم لیا:

"بابا آپ نے تو کمال کر دیا — اگر یہ سُرمہ مجھے مل جائے تو مجھے تعویذ کے گم ہو جانے کا کوئی افسوس نہیں ہوگا۔"

سنیاسی عنبر کو جھونپڑی میں لے گیا — اُس نے صراحی میں سے شربت نکال کر عنبر کو دیا —

"میں جانتا ہوں، تمہیں کھانے پینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، لیکن تم کھا پی سکتے ہو — اسے میری خوشی کے لیے پی لو۔"

عنبر نے شربت پی لیا — اسے اپنے جسم میں بڑی تازگی اور فرحت محسوس ہوئی — سنیاسی نے صدری کی جیب سے سُرمے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



شیشی اور سلائی نکال کر ایک چھوٹی سی تھیلی میں ڈالی اور عنبر کے حوالے کرتے ہوئے کہا:

"یہ سُرمہ تم اپنے پاس رکھو — جب کبھی تمہیں اُڑنے کی ضرورت ہو — اس کی ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگا لینا، پھر تم اُڑ کر جہاں چاہو گے جا سکو گے — جب تک یہ سُرمہ تمہاری آنکھوں میں رہے گا، تم ہر وقت اُڑ سکو گے —"

عنبر نے سُرمے والی تھیلی لے کر اپنے کمبل کے اندر باندھ لی اور سنیاسی کا شکریہ ادا کیا — دوسرے روز عنبر سنیاسی سے اجازت لے کر اپنے سفر پر روانہ ہونے لگا تو سنیاسی نے کہا:

"یہ سُرمہ کئی سال تمہارے کام آئے گا — اگر یہ ختم ہو جائے تو مجھے یاد کرنا — دل میں میری شکل کا خیال لا کر مجھے آواز دینا — میں اگر زندہ نہ بھی ہوا تو تمہاری مدد کرنے آ جاؤں گا — اب تم جاؤ، خدا تمہارا نگہبان ہو —"

جب عنبر کافی آگے نکل آیا تو اُس نے ایک لمحہ رُک کر اردگرد دیکھا — وہاں کوئی نہیں تھا — اب عنبر نے سنیاسی کے اُڑن سُرمے کو آزمانے کا فیصلہ کیا — اُس نے کمبل کے اندر سے سُرمے کی شیشی نکال کر اس کی ایک ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگالی — شیشی اُس نے سنبھال کر رکھ لی اور پھر دونوں ہاتھ پھیلا دیے — سب سے پہلے اُسے یہ محسوس ہوا کہ اس کا بوجھ ہلکا سا



ہو گیا ہے اور اُس کے پاؤں زمین سے اُوپر اُٹھ رہے ہیں۔ عنبر پہلے بھی ہواؤں میں اُڑتا رہا تھا — لیکن آنکھوں میں سُرمہ ڈال کر ہوا میں اُڑنے کا یہ پہلا موقع تھا —

وہ ہوا میں اُوپر اُٹھتا چلا گیا — جب وہ درختوں سے افی بلند ہو گیا تو اس نے جنوب کی طرف پرواز کرنا شروع ردی — اس کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی — پھر بھی وہ بڑی سانی سے راستہ طے کر رہا تھا اور اس کے نیچے سے ٹیلے اور جنگل ھے کی طرف بھاگ رہے تھے —

اس علاقے میں جنگل اور ٹیلے ہی تھے — کوئی آبادی نہیں ی — اس لیے کسی نے بھی عنبر کو ہوا میں اُڑتے نہ دیکھا — عنبر اڑوں سے آگے نکل گیا تھا — اب اس کے نیچے گھنے جنگل تھے۔ ہ اُڑتے ہوئے بڑی آسانی محسوس کر رہا تھا — ایک جگہ اُسے ختوں کے درمیان بہتی ندی نظر آئی — وہ کچھ دیر آرام کرنے ر راستہ معلوم کرنے کے خیال سے نیچے اُتر آیا — ندی کے ی میں اُس نے منہ ہاتھ دھویا اور سوچنے لگا کہ ابھی تک ئی شہر کیوں نہیں آیا —

اتنے میں اُسے شیر کی دھاڑ سنائی دی —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# ناگ کا بدلہ

عنبر نے بانس کے جھنڈوں کی طرف دیکھا —
شیر کی دھاڑ اسی طرف سے سنائی دی تھی — وہ آہستہ آ
جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا — اتنے میں ایک عورت کی چیخ
آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی شیر ایک بار پھر زور سے
شیر کوئی آدم خور تھا اور کسی عورت پر حملہ کرنے والا تھا
عنبر جھنڈ کی طرف بھاگا ہی تھا کہ درختوں کے درمیان سے ا
عورت بھاگتی ہوئی باہر نکلی — اُس کے بال کھلے تھے اور کپڑے
پھٹے ہوئے تھے — شیر کچھ فاصلے پر جھاڑیوں پر سے چھلانگیں
تیزی سے اُس کی طرف چلا آ رہا تھا — عنبر نے آگے بڑھ
عورت کو پکڑنا چاہا تو وہ چیخی —

"شیر، شیر —"

شیر اب سر پر آن پہنچا تھا — عورت ٹھوکر کھا کر گر پ
شیر غضب ناک ہو کر گرجا — اُس نے اُچھل کر عورت پر چھلا
لگائی — عنبر نے بجلی ایسی تیزی کے ساتھ لپک کر عورت کو دو



ھوں سے اٹھایا اور ہوا میں بلند ہو گیا — وہ زمین سے ایک دم
یں فٹ بلند ہو گیا تھا — شیر نے زمین پر گرتے ہی اُچھل کر
پنے شکار کو دبوچنے کی کوشش کی، مگر عنبر شیر کی پہنچ سے بہت
وپر تھا — ایک بار تو شیر بھی چکرا گیا — اس نے آج تک
سی انسان کو یوں ہوا میں بلند ہوتے نہیں دیکھا تھا —

عنبر کے کندھے پر پڑی عورت بھی ششدر رہ گئی کہ یہ
ہی کوئی جن ہے یا بھوت کہ جس نے اُسے زمین سے اُوپر
ٹھا لیا ہے — شیر بار بار اچھل کر اپنے شکار کو دبوچنے کی
کوشش کر رہا تھا — عنبر عورت کو اٹھائے اٹھائے درختوں کے
اُوپر آ گیا اور اس نے اُڑنا شروع کر دیا —

وہ جنگل کے اُوپر اُڑتا کافی آگے ایک کچی سڑک دیکھ کر
اتر آیا — عورت پہلے تو گھبرائی ہوئی تھی، اب وہ حیران
ہی تھی کہ یہ نوجوان ہوا میں کس طرح اُڑا —

عنبر نے اُسے زمین پر اتار دیا — عورت دیہاتی تھی اور
ں کے حواس ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے تھے — عنبر نے
سے حوصلہ دلایا اور کہا:

"گھبراؤ نہیں بہن! اب شیر تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

عورت ذرا سنبھلی تو وہ عنبر کو خوف زدہ نظروں سے تکنے
لگی بولی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"تم — تم بھوت ہو؟"

عورت کی آواز کانپ رہی تھی اور دہشت کی وجہ سے اس کے ماتھے پر پسینہ آ گیا تھا —

عنبر نے کہا:

"میں بھوت نہیں انسان ہوں — تمہاری طرح کا انسان ہاں، فرق صرف اتنا ہے کہ میرے پاس ایک جادو ہے، جس کی مدد سے میں ہوا میں اُڑ سکتا ہوں — تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ علاقہ کون سا ہے اور یہاں سے شہر کتنی دُور ہے؟"

عورت کو کچھ تسلی ہوئی — اُس نے کہا:

"یہ کاٹھ گودام کا علاقہ ہے اور شہر یہاں سے بہت دُور ان پہاڑوں کے پار ہے — تم — تم کہاں سے آئے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"میں بڑی دُور سے آیا ہوں اور مجھے بڑی دُور جانا ہے خدا کا شکر ادا کرو کہ میں آ گیا اور شیر سے تمہاری جان بچ گئی اگر تم کہو تو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔"

عورت بولی:

"نہیں نہیں، شکریہ — تمہارا شکریہ — میں گھر پہنچ جاؤں گی — میرا گھر یہاں سے قریب ہی ہے۔"

اصل میں عورت ابھی تک عنبر سے ڈر رہی تھی۔ اسے یقین تھا



کہ یہ کوئی بھوت ہے — وہ اُٹھی اور وہاں سے ایسی بھاگی کہ اُس نے مُڑ کر بھی عنبر کو نہ دیکھا —

اُس کے جانے کے بعد عنبر وہاں سے اُڑا اور اُن پہاڑوں کے پار آ گیا جن کی دوسری طرف شہر تھا — اُسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ کون سا شہر ہے — وہ اصل میں کسی ریاست میں جانا چاہتا تھا، تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ وہ کون سی شہزادی تھی جسے مارا بچا کر واپس لائی تھی —

شہر قریب آیا تو عنبر نے دیکھا کہ گاؤں شروع ہو گئے تھے۔ وہ ایک جگہ درختوں کے درمیان اُتر آیا — کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ اُسے ہوا میں اُڑتا دیکھ کر تماشہ بنائیں۔ اُس نے شہر کی طرف چلنا شروع کر دیا — ابھی تک وہ جوگی کے لباس میں تھا — وہ جہاں سے گزرتا، دیہاتی لوگ اس کا ادب کرتے اور سلام کر کے پرے ہٹ جاتے — عنبر ایک سرائے میں آ گیا۔ اُس نے سرائے والے سے قریبی ریاست کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کیں اور آدھی رات کے اندھیرے میں شہر کے مکانوں سے نکل کر اس ریاست کی طرف پرواز کر گیا۔

ریاست کے راجہ کا محل شہر کے درمیان تھا اور کافی بلند اور خوب صورت تھا — ایک بزرگ سے اس نے راجکماری کے بارے میں بات کی تو اُس نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"ہاں، پچھلے دنوں راجہ اور رانی سمندر پار گئے تھے — راجکماری بھی ساتھ تھی — مگر راجہ رانی واپس اکیلے آئے اور راجکماری بعد میں آئی — کہتے ہیں وہ کسی مصیبت میں پھنس گئی تھی —

عنبر کے لیے اتنی معلومات ہی کافی تھی۔ اُسے یقین ہو گیا کہ یہی وہ راجکماری ہے، جسے اس نے ڈاکوؤں سے بچایا تھا — اور جسے بعد میں ماریا ریاست میں چھوڑنے آئی تھی۔ عنبر کے لیے راجکماری تک پہنچنا ایک ناممکن بات تھی، لیکن جب اُس نے ایک سپاہی کے ہاتھوں راجہ کو یہ پیغام پہنچایا کہ وہ شخص اس سے ملنا چاہتا ہے، جس نے اُس کی بیٹی کی ڈاکوؤں سے جان بچائی تھی تو راجہ خود محل سے نکل کر دروازے پر آ گیا — وہ عنبر کو نہ پہچان سکتا تھا — کیونکہ اُس نے عنبر کو نہیں دیکھا تھا۔ لیکن راجکماری نے عنبر کو جھٹ پہچان لیا اور اپنے باپ سے کہا:

"پتا جی، یہی وہ عنبر نوجوان ہے جس نے مجھے سمندری ڈاکوؤں کے چنگل سے بچایا تھا۔"

راجہ نے عنبر کو گلے لگایا اور کہا:

"تم ہمارے شاہی مہمان ہو اور اگر چاہو تو ساری زندگی اس محل میں رہ سکتے ہو۔"



عنبر نے کہا:

"میں ایک ضروری کام سے یہاں آیا ہوں مہاراج۔"

راجہ نے پوچھا:

"بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

عنبر نے کہا:

"میں راجکماری سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میری بہن ماریا اُسے محل میں چھوڑ کر کس طرف گئی تھی؟"

راجکماری نے کہا:

"وہ تمہاری اور ناگ کی تلاش میں مجھے یہاں پہنچا کر دوسرے روز ہی چلی گئی تھی۔"

عنبر نے پوچھا:

"کیا تمہیں کچھ یاد ہے کہ ماریا کس ملک کو جانے کا ذکر کر رہی تھی؟"

"ہاں۔" راجکماری بولی: "وہ کہہ رہی تھی کہ ہندوستان سے سیدھی سپین کے ملک کو جائے گی —"

"یعنی اُندلس؟"

"ہاں، اسی ملک کا نام لے رہی تھی ماریا —"

عنبر نے اطمینان کا سانس لے کر کہا:

"شکریہ بہن، تم نے میرا بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا، اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تم مجھے اس ملک کا نام نہ بتاتیں تو میرے لیے ماریا کو
تلاش کرنا بہت مشکل تھا۔"

راجہ نے کہا :

"تم ہمارے مہمان ہو، میرے ساتھ شاہی محل میں چلو۔"

عنبر نے کہا :

"شکریہ مہاراج، لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں
نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ماریا کسی مصیبت میں پھنس گئی ہے۔
میں اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں — میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔
میں جتنی جلدی ہو سکے اُندلس کے ملک میں پہنچ کر ماریا کا
کھوج لگانا چاہتا ہوں، تاکہ وہ جس مصیبت میں پھنسی ہوئی ہے
اُسے اس میں سے نکال سکوں۔"

راجہ بولا :

"مگر بیٹا، مجھے کچھ تو خدمت کا موقع دو۔"

عنبر نے کہا :

"میں آپ کی خوشی کے لیے آپ کے ساتھ دوپہر کا
کھانا کھا لوں گا — اگرچہ مجھے کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔
جیسا کہ راجکماری جانتی ہے۔"

راجکماری مسکرادی، پھر فکرمند ہو کر کہنے لگی :

"ماریا کی مجھے بھی فکر لگ گئی ہے — بھگوان اس کی



حفاظت کرے — اُس نے میرے لیے بڑے دکھ اٹھائے اور
بڑی مصیبتیں جھیل کر مجھے میرے گھر پہنچایا — میں اس کا اور
تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھلا سکوں گی۔"

عنبر نے دوپہر کا کھانا سب کے ساتھ مل کر شاہی محل
میں ہی کھایا، پھر وہ راجہ رانی اور راجکماری سے اجازت لے
کر ریاست سے باہر نکل آیا — اُس نے سب کچھ معلوم کر لیا تھا کہ
اُندلس جانے کے لیے اُسے کالی کٹ نام کی بندرگاہ سے سمندری
جہاز پکڑنا ہو گا جو اُسے سپین یعنی اُندلس پہنچا دے گا — جہاز
اگلے ماہ ہندوستان سے روانہ ہونے والا ہے —

عنبر سمندری سفر جہاز میں ہی کرنا چاہتا تھا، کیوں کہ
سمندر کے اُوپر اُڑتے ہوئے وہ راستہ بھول کر کسی دوسرے
ملک پہنچ سکتا تھا — وہ یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا کہ
سمندری جہاز میں بیٹھ کر سیدھا اندلس پہنچنا چاہتا تھا — دو
راتیں اور ایک دن تک ہوا میں اُڑتے رہنے کے بعد آخر
عنبر کالی کٹ کی بندرگاہ پر پہنچ گیا — راجہ نے اسے اتنی
رقم دے دی تھی، جو اس کے لیے اُندلس پہنچ کر بھی ختم
نہیں ہو سکتی تھی —

سمندری جہاز ایسٹ انڈیا کمپنی کا تھا اور ہندوستان سے
افریقہ، سپین اور بصرہ سے ہوتا ہوا ولایت جا رہا تھا۔ عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اس جہاز پر سوار ہوگیا — ٹھیک وقت پر جہاز نے لنگر اٹھایا بادبان کھولے اُندلس کی طرف سمندر میں سفر کرنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے وہ افریقہ کی بندرگاہ پر پہنچا — یہاں کچھ مسافر اُتر گئے اور نئے سوار ہوئے — یہاں سے اُس نے اپنا رُخ سپین کی طرف موڑ دیا — ایک مہینے کے سفر کے بعد جہاز سپین پر آ کر رُک گیا —

عنبر شہر میں آگیا — خواب میں اس نے ماریا کو ایک کنوئیں کے اندر غار میں دیکھا تھا — اُس نے لوگوں سے یہ پتا لگانا شروع کر دیا کہ یہاں کونسا شہر ایسا ہے جہاں کنوئیں زیادہ ہیں اور کنووں کے اندر غار بھی ہیں — پہلے تو اسے بڑی ناامیدی ہوئی، کیونکہ کسی کو معلوم نہیں تھا — آخر ایک بوڑھے دکاندار نے عنبر کو بتایا کہ اس قسم کے کنوئیں جن کے اندر غار بھی ہوں، قرطبہ شہر کے ارد گرد جنگلوں اور کھنڈروں میں اکثر پائے جاتے ہیں — کیونکہ وہاں بادشاہ رہا کرتے تھے۔ اور اکثر اس قسم کے غار بنوایا کرتے تھے — جہاں وہ خطرناک سیاسی قیدیوں کو مرنے کے لیے ڈال دیا کرتے تھے —

عنبر ایک قافلے کے ساتھ شامل ہوکر قرطبہ آگیا —

قرطبہ کا شہر پھولوں اور سنہری دھوپ میں بڑا خوب صورت لگ رہا تھا — اس نے کنوئیں کے بارے میں ایک پُرانے بزرگ



سے دریافت کیا تو اس نے کہا :

"یہاں کئی کنوئیں ہیں — مگر سب سے زیادہ پُر اسرار اور پُرانا کنواں سُنا ہے قرطبہ کے پُرانے قبرستان میں تھا — مگر عرصہ ہوا وہ بند کر دیا گیا اور آج تک کسی کو معلوم نہیں کہ کنواں کون سی جگہ پر ہے — اس لیے بہتر یہی ہے، تم اپنے دل سے وہاں تک پہنچنے کا خیال چھوڑ دو بیٹا —"

بزرگ نے ویسے تو عنبر کو بڑی اچھی نصیحت کی تھی — لیکن اُسے کیا خبر تھی کہ عنبر کو تو اپنی بہن ماریا کی مدد کو پہنچنا تھا۔ عنبر قبرستان کا راستہ پوچھتا وہاں پہنچ گیا — شام ہو رہی تھی۔ قبرستان کا دروازہ بند تھا — عنبر نے اسے دھکا دے کر کھول دیا۔ اور قبرستان میں داخل ہوگیا —

شام کا اندھیرا دہشت ناک قبرستان کی وحشت میں اضافہ کر رہا تھا — اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہاں کس سے پتا کرے کہ پرانا کنواں کس جگہ پر ہوا کرتا تھا — اس کے چاروں طرف قبریں ہی قبریں تھیں اور مُردے اس کے سوال کا جواب نہیں دے سکتے تھے —

شام ہو رہی تھی — اندھیرا بڑھ رہا تھا — قبرستان میں سناٹا تھا — عنبر نے کنوئیں کو بہت تلاش کیا، مگر اسے کہیں بھی اس کا کوئی نشان نہ ملا — آخر وہ ناامید ہو کر ایک پُرانی قبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے چبوترے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا — وہ سوچ رہا تھا کہ یہاں سے واپس ابھی بزرگ کے پاس جائے اور جا کر پوچھے کہ کنواں کسی دوسرے قبرستان میں تو نہیں ہے — اُسے بیٹھے بیٹھے رات ہوگئی —

عنبر نے اپنے خیالات کی دنیا سے چونک کر دیکھا کہ اُس کے آس پاس قبرستان میں اندھیرا چھا گیا ہے — جھاڑیوں میں بولتے جھینگر بھی قبرستان کی رات کی دہشت کی وجہ سے چپ ہوگئے ہیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی قبروں میں سے مُردے نکل کر وہاں چلنے پھرنے لگیں گے اور جو کوئی زندہ انسان دکھائی دے گا، اسے ہلاک کر کے اپنی قبروں میں لے جائیں گے —

عنبر اٹھ کر واپس شہر جانے ہی لگا تھا کہ اس نے زیتون کے جھکے جھکے درختوں کے اندر ایک قبر میں سے کوئی سفید سفید شے باہر کو نکلتے دیکھی — وہ ٹکٹکی باندھ کر اس طرف غور سے تکنے لگا —

قبر میں سے ایک مردہ آہستہ آہستہ باہر نکل رہا تھا — اس کے جسم پر کہیں کہیں گوشت لٹک رہا تھا — باقی سفید ہڈیاں چمک رہی تھیں —

مردے نے قبر سے باہر نکل کر چاروں طرف قبرستان پر ایک نگاہ ڈالی — وہ عنبر کو نہ دیکھ سکا، کیونکہ عنبر چبوترے کے



پیچھے ہوگیا تھا — جب مردے کو یقین ہوگیا کہ اسے کسی نے قبر میں سے نکلتے نہیں دیکھا تو وہ آہستہ آہستہ ایک طرف کو چل پڑا۔ عنبر کو خیال آیا کہ یہ کیا راز ہے — اس قبر کا مردہ رات کو اپنی قبر میں سے نکل کر کدھر جا رہا ہے — کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ اسی کنوئیں کی طرف جا رہا ہے، جہاں ماریا مصیبت میں مبتلا ہے؟

عنبر نے فیصلہ کیا کہ وہ مردے کا پیچھا کرے گا۔ جب مُردے کا ڈھانچہ کافی آگے نکل گیا تو عنبر نے اس کا تعاقب شروع کر دیا — قبرستان کی بہت سی قبروں کے قریب سے گزر کر مُردہ ایک قبر کے چبوترے میں داخل ہوگیا — عنبر کچھ دیر کے لیے دُور ہی کھڑا رہا — پھر وہ بھی قبر کی طرف بڑھا —

قبر کے پہلو میں ایک سوراخ تھا — مُردہ اس سوراخ میں اُترا تھا — عنبر بھی اندر داخل ہوگیا — قبر کے اندھیرا تھا۔ آہستہ آہستہ اسے ایک دیوار میں ایک جگہ سے روشنی پھوٹتی نظر آئی۔ وہ قریب آیا تو دیکھا کہ یہ ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جو بند تھی۔ عنبر نے دونوں ہاتھ اس پر رکھ کر آہستہ سے اندر کی طرف دبایا — کھٹاک کی آواز کے ساتھ کھڑکی کھل گئی — دوسری جانب اُسے سوائے اندھیرے کے اور کچھ دکھائی نہ دیا — وہ کھڑکی میں سے دوسری طرف اُتر گیا — یہ سُرنگ تھی جو اُسے اس کنوئیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تک لے گئی — جس کے اندر یہ سُرنگ اُتر گئی تھی — راہ میں اُسے کوئی بھی نہیں ملا تھا —

سُرنگ کے کنارے پر پہنچ کر اس نے دیکھا' سُرنگ ایک چوڑے مگر گہرے کنوئیں کے اندر ڈھلانی راستے میں اُتر گئی ہے — وہ نیچے اُترنے ہی لگا تھا کہ اُسے اپنے پیچھے کسی کے بڑے خوف ناک انداز سے سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

عنبر نے پلٹ کر دیکھا تو خوف سے اس کا جسم ٹھنڈا ہو گیا — اُس کے پیچھے وہی چار ہاتھ پیروں والی چڑیل کھڑی تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور نتھنوں سے دھونکنی کی طرح سانس چل رہا تھا — اس نے اپنے چاروں ہاتھوں سے عنبر کی گردن کو دبوچ لیا — عنبر پر اس کا تو کوئی اثر نہ ہوا لیکن چڑیل کے سانسوں میں خدا جانے کس قسم کی گیس تھی کہ عنبر کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا —

چڑیل سمجھی' یہ اس کے دبانے سے ہوا ہے — اُس نے ایک چیخ ماری —

سُرنگ کے ایک جانب سے وہی مردہ نمودار ہوا — اب اس کی کھوپڑی پر مٹی کا دیا جل رہا تھا — چڑیل نے بے ہوش عنبر کی طرف ایک ہاتھ سے اشارہ کیا — مردے نے آگے بڑھ کر عنبر کو اپنی ہڈیوں والی باہنوں پر اٹھا لیا اور کنوئیں میں اُترنے



لگا — چڑیل اس کے پیچھے پیچھے تھی —

ستونوں والے دالان میں لے جا کر مُردے نے عنبر کو ایک جگہ زمین میں گاڑ دیا گیا — وہاں پہلے ہی سے ایک گڑھا کھدا ہوا تھا — عنبر کو گھٹنوں تک گڑھے میں گاڑنے کے بعد چڑیل دو ہاتھ پھیلا کر کوئی منتر زور سے پڑھ کر پھونک ماری — عنبر گھٹنوں تک پتھر میں جکڑ کر رہ گیا — وہ چونکہ ابھی تک بے ہوش تھا' اس لیے اس کا باقی آدھا دھڑ دیوار کے ساتھ لگا تھا —

ماریا آخری ستون کے پیچھے گھٹنوں تک پتھر کے اندر دھنسی کھڑی تھی — اُس نے اچانک عنبر کی بُو محسوس کی اور آہستہ سے آواز دی:

"عنبر!"

چڑیل نے ماریا کی آواز سن لی — وہ چیخ کر مارکر مُردے کی طرف دیکھ کر کہا:

"جاؤ پکڑ لو —!"

مردہ اپنی کھوپڑی کا چراغ لے کر قدم قدم ماریا کی طرف بڑھا — اُسے بھی چڑیل کے جادو کی وجہ سے ماریا برابر دکھائی دے رہی تھی — مُردہ ماریا کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا — ایسا محسوس ہو رہا تھا — جیسے مُردے کی کھوپڑی کے سوراخوں میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سے دو آنکھیں ماریا کو گھور رہی ہیں —

ماریا کا حلق خشک ہو گیا — خدا جانے یہ مُردہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والا تھا — مردے نے دونوں بازو ہوا میں اٹھائے اور پھر ان کے ہڈیوں والے بے خبر ہاتھوں نے ماریا کی گردن کو جکڑ لیا —

ماریا چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی — چڑیل نے مردے کو واپس بلا لیا — اور کہا:

"سات بار چاند نکلے گا — سات بار سورج ڈوبے گا — پھر میں ان دونوں کا کلیجہ نکال کر کھاؤں گی اور جادوگروں کے ملک کی ملکہ بن کر راج کروں گی۔"

مردہ آگے آگے اور چڑیل پیچھے پیچھے — دونوں کنویں میں سے نکل کر قبر کو باقی سرنگ کے اندھیرے میں غائب ہو گئے۔

* * *

اب ہم ناگ کے پاس چلتے ہیں — اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے —

ناگ جس مقدس مندر کے تہہ خانے میں قید تھا۔ اس کے نیچے بڑے ناگ دیوتا کی مورتی تھی — ناگ کی صندوقچی



میں زلزلے کی وجہ سے مقدس تالاب کا پانی تو پہلے ہی بھر گیا تھا — اب ایسا ہوا کہ ناگ کی مورتی کی وجہ سے اس زمین پر ناگ دیوتا کا زبردست اثر تھا اور اس کے اندر ناگ دیوتا کی شعاعیں ملی ہوئی تھیں — اس کی وجہ سے ناگ کی صندوقچی کے پانی میں اس کا اثر ڈس گیا ہو اور ناگ کی لاش کے ٹکڑوں نے بڑی تیزی سے آپس میں دو مہینوں کے اندر اندر ہی مل گئے —

پجاری اور جوگی نے تو عنبر کی صندوقچی کو اسے [illegible] سے چھپایا تھا کہ وہ اس کے لیے پریشانی ہو [illegible] راز بتا دے گا — مگر جب عنبر جوگی مندر سے [illegible] غائب ہو گیا تو ایک روز جوگی نے پجاری سے کہا:

"میرا خیال ہے اب اس صندوقچی کو نکال کر پھینک دینا چاہیے — اب اس کا کیا فائدہ؟ عنبر جوگی تو یہاں سے فرار ہو گیا ہے۔"

پجاری نے کہا:

"سوال یہ ہے کہ عنبر جوگی نے سانپ کی لاش کے ٹکڑے اس میں کیوں چھپا رکھے تھے؟ اس میں ضرور کوئی گہرا راز ہے — ہمیں اس راز کا پتا چلانا چاہیے۔"

جوگی بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"تو پھر آج رات ہم تہ خانے میں جا کر صندوقچی کھول کر دیکھیں گے کہ کہیں اس میں ہیرے جواہرات تو نہیں چھپائے گئے تھے۔"

جوگی کی اس بات پر پجاری نے کہا:

"اس پر تو ہم نے غور ہی نہیں کیا — میں نے بھی صندوقچی کو غور سے نہیں دیکھا تھا — آج رات میں آپ کے پاس آجاؤں گا اور ہم تہ خانے میں جائیں گے۔"

ادھر یہ پروگرام طے پا گیا اور اُدھر تہ خانے میں جہاں ناگ کی لاش دفن تھی — اس کے اُوپر مندر کے ناگ دیوتا کی مورتی کو احساس ہوا کہ اس کے نیچے کوئی اس کے خاندان کا سانپ دیوتا دفن ہے — صندوقچی کے اندر ناگ کا جسم بھی اب جُڑ گیا تھا اور اُس نے پانی میں ہلنا جُلنا شروع کر دیا تھا — اب رات آدھی گزر گئی تو پجاری اپنی کوٹھڑی سے نکل کر جوگی کے پاس آ گیا — جوگی پہلے ہی سے تیار تھا۔

دونوں مندر کے برآمدوں سے گزر کر سیڑھیاں طے کرتے ہوئے تہ خانے کی طرف روانہ ہو گئے۔

دوسری طرف ناگ کے جسم میں پھر سے اس کی طاقت واپس آگئی تھی — اُس نے مقدس پانی کے اندر تیرتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ وہ ایک صندوقچی میں بند ہے۔ اب



اُسے یاد آیا کہ اس کا جسم تلوار کے وار سے دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور یقیناً عنبر اُسے مقدس تالاب میں لے آیا ہوگا۔ اُسے کوئی خبر نہ تھی کہ وہ مقدس تالاب میں نہیں بلکہ مندر کے تہ خانے میں دفن ہے۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنی خفیہ طاقت کے زور پر زمین سے باہر آ گیا۔

اب اسے معلوم ہوا کہ وہ تالاب میں نہیں بلکہ ایک اندھیرے تہ خانے میں زمین کے اندر دفن تھا — وہ سوچنے لگا، ایسا سلوک اس کے ساتھ کس نے کیا تھا؟ عنبر کہاں ہے؟ عنبر اُسے زمین کے اندر دفن نہیں کر سکتا تھا۔

اتنے میں اسے سیڑھیوں میں انسانوں کے قدموں کی چاپ سُنائی دی — ناگ دیوار کے اوپر چڑھ گیا — تہ خانے کا دروازہ کُھلا اور پجاری اور جوگی اندر داخل ہوئے — پجاری کے ہاتھ میں پھاوڑا تھا۔

پجاری نے کہا:

"زمین کھود کر صندوقچی باہر نکالو — شاید ہمیں اس میں جواہرات مل جائیں۔"

جوگی نے پھاوڑے کی مدد سے زمین کھودنا شروع کر دی۔ ناگ کچھ کچھ سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے اور ان دونوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لالچی انسانوں نے اسے تالاب سے نکال کر یہاں دفن کر دیا تھا — جوگی برابر زمین کھود رہا تھا — جب گڑھا گہرا ہو گیا تو انہوں نے صندوقچی باہر نکال کر رکھی اور یہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ اس میں پانی بھرا ہوا تھا — گڑھے میں بھی پانی آ گیا تھا —

جوگی نے کہا:

"اس کے اندر پانی کہاں سے آ گیا؟"

پجاری بولا:

"میں بھی حیران ہوں۔"

جوگی نے حکم دیا:

"خیر، صندوقچی کھولو اور اچھی طرح سے دیکھو کہ اس میں ہیرے جواہرات کہاں چھپے ہوئے ہیں۔"

پجاری نے جوگی کا اشارہ پا کر صندوقچی کو کھولا تو یہ دیکھ کر دونوں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کہ اس کے اندر سانپ کی لاش غائب تھی —

"یہ کیا؟ سانپ کی لاش کہاں چلی گئی؟"

جوگی نے صندوقچی کا پانی باہر پھینک دیا اور صندوقچی کو اچھی طرح سے الٹ پلٹ کر دیکھا، پھر اسے پھاوڑے مار کر توڑ ڈالا اور لکڑی کے اندر بھی کاٹ کر اسے دیکھا، وہاں



کوئی ہیرے جواہرات نہ تھے — اس نے صندوقچی کے ٹکڑے زور سے زمین پر دے مارے اور غصے سے بولا:

"کم بخت عنبر جوگی نے ہمیں الو بنایا — خود فرار ہو گیا — اور ہمیں یہ کاٹھ کی صندوقچی دے گیا — مگر سوال یہ ہے کہ اس کے اندر جو سانپ کے ٹکڑے تھے وہ کہاں چلے گئے؟"

پجاری نے اپنے ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا:

"مجھے تو اس میں کوئی جادو کا کرشمہ لگتا ہے — ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہیے۔"

ابھی یہ بات پجاری کی زبان پر ہی تھی کہ انہیں تہہ خانے میں سانپ کی خوفناک پھنکار کی آواز سنائی دی۔ دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا — یہ کیسی آواز تھی؟

دونوں کے چہروں پر ایک ہی سوال تھا —

ناگ دیوار پر سے کھسک کر تہہ خانے کے دروازے کی طرف آ گیا —

پجاری نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا:

"ہمیں بھاگ جانا چاہیے — یہاں کوئی سانپ ہے۔"

وہ دونوں تہہ خانے کے دروازے کی طرف بھاگ کر آئے تو وہی پھنکار ایک بار پھر سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



انہوں نے دیکھا کہ ایک سیاہ کالا سانپ سیڑھیوں میں اپنا خطرناک پھن اٹھائے اُن کی طرف گھورتا ہوا جھوم رہا تھا ۔۔۔

پجاری اور جوگی کا کیا انجام ہوا ؟
ناگ کی ملاقات عنبر اور ماریا سے کہاں ہوئی ؟
عنبر اور ماریا چڑیل کی قید سے کیسے آزاد ہوئے ؟
کیا ماریا معصوم بچی سنچیکا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوئی ؟
ان سوالوں کا جواب آپ کو اسی سیریز کی اگلی قسط
**"طوفانی سمندر کا بھوت"** میں ملے گا ۔۔۔
اپنے قریبی بک سٹال سے خرید کر آج ہی پڑھیے ۔۔۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk